عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ٦ - شمارہ ٣١

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل

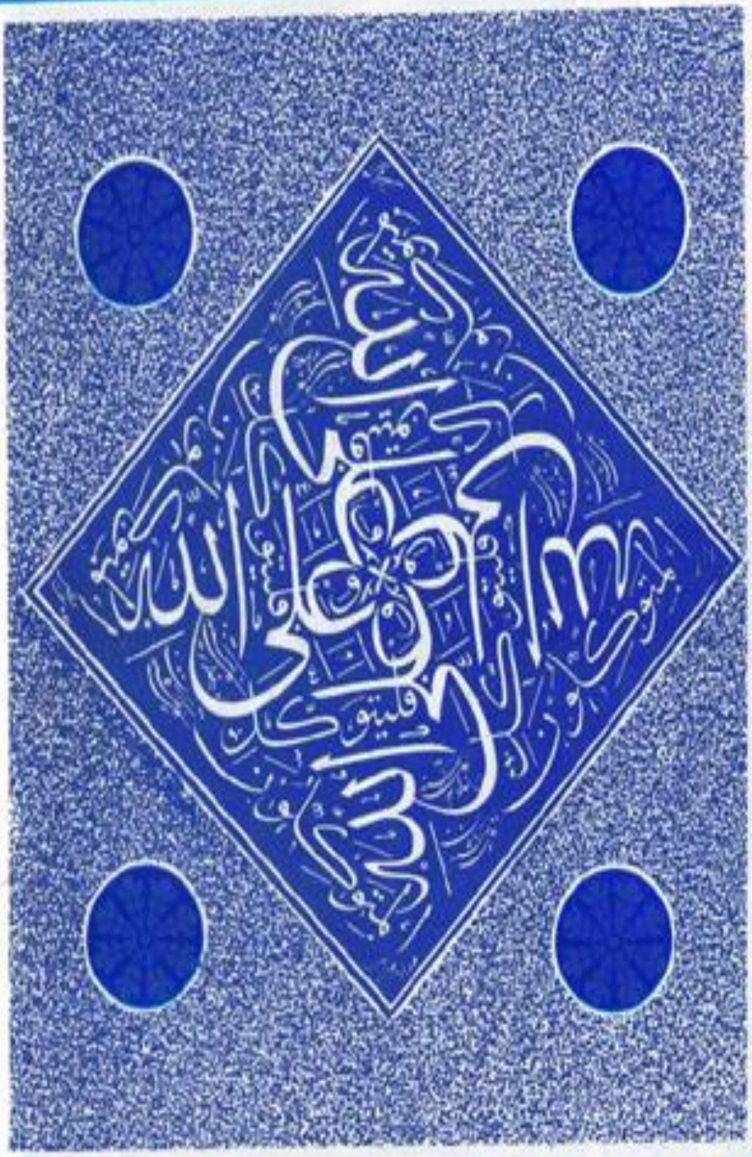

- برطانیہ کی لیبر پارٹی کے ایم پی نے قادیانی جلسے کی صدارت سے انکار کر دیا
- گلاسگو کے مسلمانوں کا قادیانی مرکز کے سامنے زبردست مظاہرہ
- گلاسگو پولیس نے قادیانیوں کو ہوٹل میں جلسے کی اجازت نہیں دی

لسانی گروہی فرقہ وارانہ فسادات قادیانیوں کی کارستانی ہے۔

بنگلہ دیش میں تحریک تحفظ ختم نبوت

قادیانی، کمیونسٹ اور صوبہ بلوچستان

حضرت صالح علیہ السلام

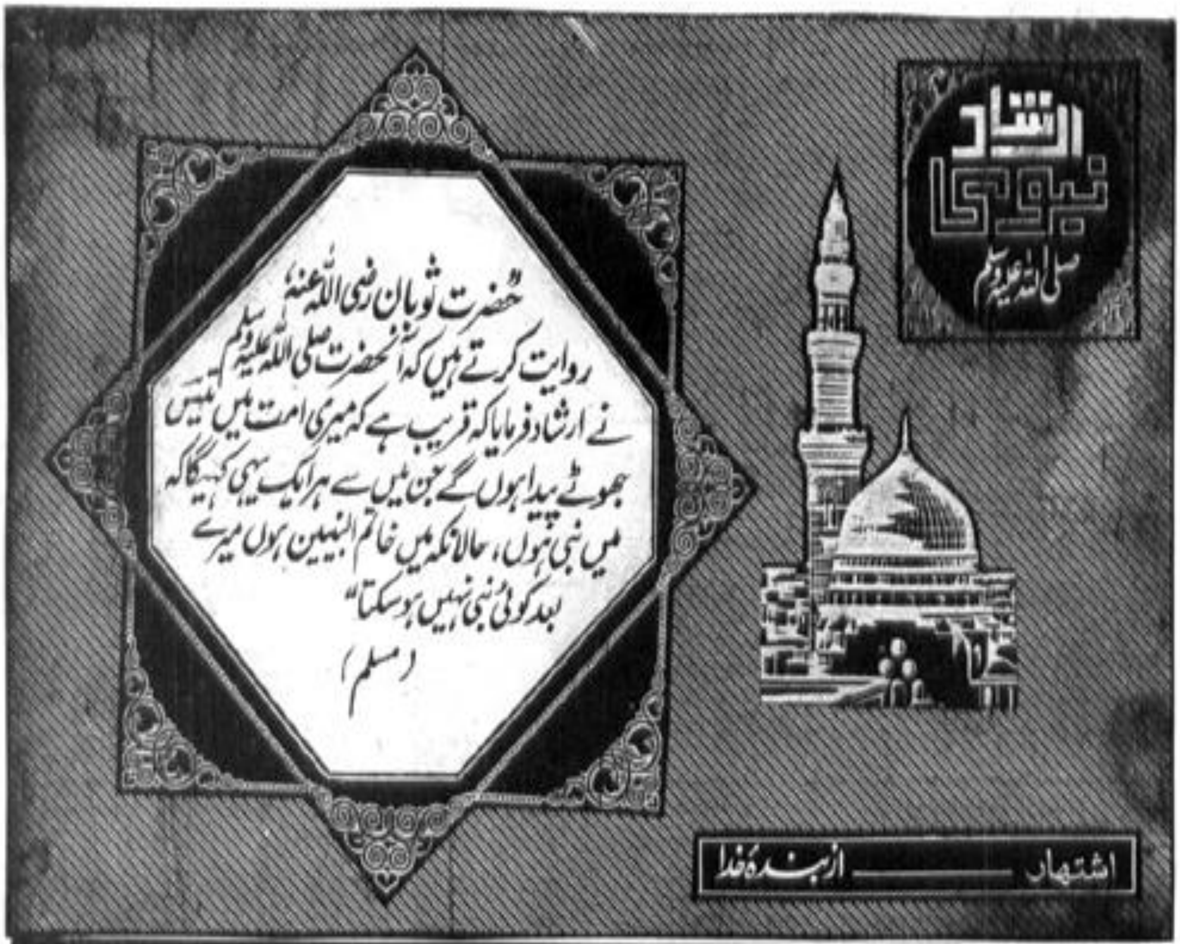
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس
جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ
میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا"
(مسلم)
اشتہار ——— از بندۂ خدا

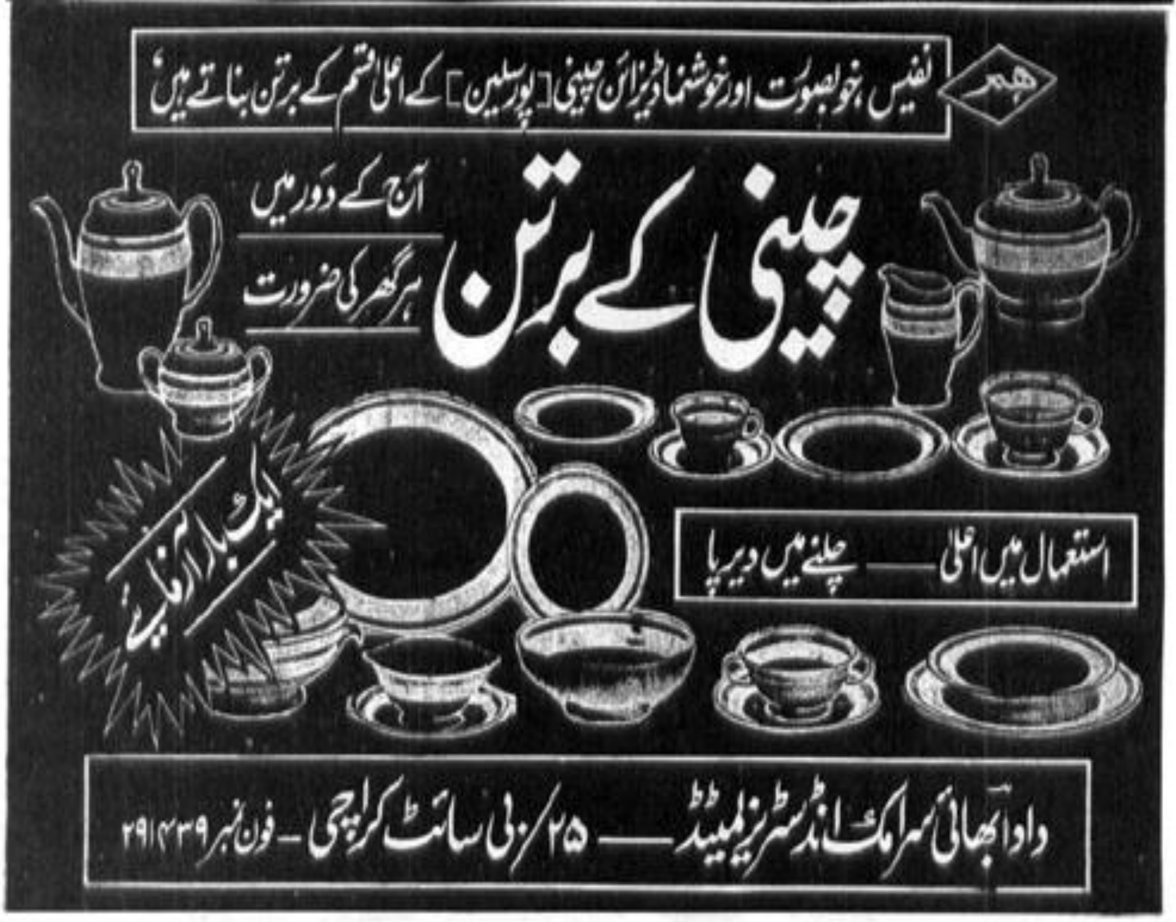
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
چینی کے برتن
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ ——— چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامکس انڈسٹریز لمیٹڈ ——— ۲۵/بی سائٹ کراچی - فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

ہفت روزہ کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶	۲۵ جمادی الاولیٰ تا یکم جمادی الثانیہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱ جنوری ۱۹۸۸ء	شمارہ ۳۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نورالحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف گوندل	ڈنمارک — محمد ادریس	ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل	ناروے — میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظبی — قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ — محمد زبیر افریقی	مونٹریال — آفتاب احمد
نائجیریا — ہدایت اللہ شاہ	ماریشس — محمد اخلاص احمد	برما — محمد یوسف نظامی
باربڈوس — اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا	
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ	
برطانیہ — محمد اقبال	بنگلہ دیش — محی الدین خان	

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۴۰/ا۔ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

بنگلہ دیش میں تحریک تحفظ ختم نبوت

"ختم نبوت" کی گزشتہ اشاعتوں میں بنگلہ دیش میں بہت سے قادیانیوں کے اسلام قبول کرنے اور قادیانیوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کی تحویل میں آنے کی خبریں قارئین کرام نے پڑھی ہوں گی۔ بنگلہ دیش کے علماء کرام اور مسلمانوں نے ختم نبوت کی تحریک کو جس طرح پروان چڑھایا ہے یہ پوری امت کے نزدیک قابل صد تحسین ہے۔ ان کی جدوجہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ بنگلہ دیش بہت جلد قادیانیت سے پاک ہو جائے گا ——— انشاء اللہ

بنگلہ دیش ایک اسلامی ملک ہے۔ وہاں ننانوے فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے۔ متحدہ پاکستان کے زمانے میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے سب سے پہلے مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر کو ڈھاکہ بھیجا تھا اور خود بھی وہاں تشریف لے گئے تھے اس زمانے سے وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر قائم ہیں اگرچہ بنگلہ دیش بننے کے بعد ختم نبوت کی سرگرمیوں میں کچھ کمی واقع ہوئی تھی لیکن اب نوجوان علماء کرام نے ایک بار پھر ختم نبوت کی تحریک کو گرمادیا ہے اور تحریک کو قادیانیت کے خاتمہ تک جاری رکھنے کا عزم کیا ہے۔ ہماری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور کامیابی سے ہمکنار کرے۔

قادیانی اخبار بدر قادیان ۲۶ نومبر ۱۹۸۸ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے جس میں مرزا طاہر کا ایک خطبہ چھپا ہے جس میں اس نے بنگلہ دیش کے ان مسلمانوں کو "مرتد" کہا ہے جو قادیانیت کو ترک کر کے مسلمان ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا طاہر کے خطبے کے اس حصے کا متن ملاحظ فرمائیں:۔

> "ابھی پاکستان میں جو سلسلہ جاری ہے وہ تو جاری ہے لیکن اب بنگلہ دیش کی طرف بھی بعض بیرونی طاقتوں نے اور بعض بیرونی حکومتوں نے رخ کیا ہے اور بعض ایسے علاقے جہاں احمدیت سب سے پہلے ظاہر ہوئی تھی اور احمدیت کے لیے وہاں بنیاد بنے وہ آجکل ان کی شرارت کی توجہ کا مرکز ہے۔ برہمن بڑیہ اور اس کے گرد ماحول میں جماعتوں کا ایک گچھا ہے جو بڑی دیر سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قائم ہے اور برہمن بڑیہ سے فساد شروع کر کے اب ان مولویوں نے ان فسادات کو دیہات میں پہنچا دیا ہے ـــــــــــــــــــــــ ایک آدھ جگہ سے ارتداد کی خبریں ملی ہیں مثلاً برہمن بڑیہ میں ایک دو اشخاص کے متعلق ارتداد کی اطلاع ملی ہے۔" ـــــــــــــــــ

قادیانیوں کے نزدیک مسلمان پہلے ہی کافر تھے اور اب جو قادیانی مسلمان ہوئے ان کو مرتد کہہ کر گویا "اسلام" کو نعوذ باللہ "ارتداد" ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قادیانیوں کو ہم اسی لئے زندیق کہتے ہیں کہ وہ "اسلام" کو "کفر" اور "کفر" کو "اسلام" کہتے ہیں۔

ہم اس سلسلہ میں بنگلہ دیش کے غیرت مند مسلمانوں سے درخواست کریں گے کہ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قادیانیت کے خلاف اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور حکومت بنگلہ دیش سے ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ۱۹۷۴ء کے مطابق اپنے ملک میں قادیانی سرگرمیوں پر پابندی لگاتے ہوئے انہیں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔

لسانی گروہی فرقہ وارانہ فساد قادیانیوں کی کارستانی ہے

مملکت خداداد پاکستان اس وقت نازک دور سے گذر رہا ہے، مشرقی و مغربی دونوں سرحدیں ایسی ہیں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اندرون ملک بموں کے دھماکے، ہنگامے، لسانی و گروہی فرقہ واریت کے زہر ——— ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خفیہ ہاتھ کام کر رہا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے ملک کو کمزور کرنے کے لیے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ نوائے وقت لاہور نے ۱۰ر فروری ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں ایک "ہانگ کانگ پلان" کی خبر شائع کی تھی جس کو ہم نے اس کی اہمیت کے پیش نظر گذشتہ شمارے میں من و عن چھاپ دیا تھا۔ اس پلان کے تحت کراچی کو پاکستان سے الگ کرنا ہے۔ پاکستان کے خلاف سازشیں ابھی سے نہیں قیام پاکستان سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ سازشی گروہ کو جب موقع ملا تو انہوں نے مشرقی پاکستان کو ہم سے الگ کر دیا اب وہ بقیہ پاکستان توڑنے کی فکر میں ہے۔ یوں تو سازشیوں کے کئی گروہ ہیں لیکن ان میں نمایاں قادیانی گروہ ہے جن کے بیانات ان کے اخبارات میں موجود ہیں اور ان کا الہامی عقیدہ "اکھنڈ بھارت" کا ہے۔ مشرقی پاکستان جدا کرنے میں مرزا قادیانی کا پوتا ایم۔ایم احمد کا پورا پورا ہاتھ ہے اور اب بھی ہمارا یقین ہے کہ ملک میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے اور لسانی، گروہی اور فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں ان سب میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ اس سلسلہ میں لندن میں ۲۰ر ستمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہونے والی ——— عالمی ختم نبوت کانفرنس نے جو قرارداد منظور کی تھی وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ اجتماع پاکستان بھر میں ہونے والے دھماکے اور کراچی میں ہونے والے لسانی گروہی فسادات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ ملک عزیز پاکستان کو تباہ کرنے کی کوشش ہے جس میں قادیانی گروہ کا ملوث ہونا کوئی بعید نہیں، کیونکہ قادیانیوں کے پاس ملک میں بے پناہ اسلحہ موجود ہے۔ اس لیے یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں، ان کے مکانات، ربوہ اور سندھ میں قادیانیوں کے خفیہ اڈوں کی تلاشی لی جائے۔"

یہ قرارداد ۲۰ر ستمبر کو منظور ہوئی اور اس سے قبل ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۸ء کے اخبارات میں وفاقی وزیر داخلہ جناب ملک نسیم احمد آہیر کا بیان اہل وطن کی نظروں سے گذرا ہوگا جس میں انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ "قادیانی بھی تخریب کاری میں ملوث ہو سکتے ہیں" ——— ان کے بیان پر تو قادیانیوں نے نہ صرف احتجاج کیا بلکہ ربوہ میں قادیانیوں نے جلوس بھی نکالا۔ اس کے علاوہ اخبارات میں متعدد بیانات میں مختلف لیڈروں نے قادیانیوں پر تخریب کاری کا الزام لگایا ہے۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے لندن میں ۱۹۸۵ء کے سالانہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو دھمکی دی تھی کہ پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ اس دھمکی اور نام نہاد ذیلی کی تخریب کاری ——— جو ریکارڈ میں موجود ہے ——— سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ سارے حالات قادیانیوں کے پیدا کردہ ہیں۔ حال ہی میں روزنامہ جسارت کراچی نے اپنی ایک خبر میں بتایا کہ:

"کراچی ۲۳ر دسمبر (اسٹاف رپورٹر) شہر کے عوام کو آپس میں لڑانے اور ان میں طبقاتی تصادم پیدا کرنے کی سماج دشمن سازش اب بھی جاری ہے۔ جس کی مثال گذشتہ ہفتہ کے دوران ماڈل کالونی کے علاقے میں تقسیم کیے جانے والے ایک خط سے لگائی جا سکتی ہے جو وہاں پر دروازے سے مقیم لوگوں کے گھروں پر پھینکا گیا۔ جس میں انہیں دھمکایا گیا ہے کہ وہ لوگ دو ماہ کے اندر اندر اس علاقہ کو چھوڑ کر اپنے متعلقہ صوبے واپس چلے جائیں ورنہ ان کے ساتھ اور ان کے لواحقین کے ساتھ شہر میں ہونے والے پہلے واقعات سے بھی برا حشر کیا جائے گا۔ اس خط کو جو سماج دشمن عناصر و شرپسندوں نے ایکشن کمیٹی ایم کیو ایم کے نام سے منسوب کیا ہے اس تحریر میں ایسے الفاظ اور جملے تحریر کیے گئے ہیں کہ جن سے ایم کیو ایم اور متعلقہ آبادی کے درمیان اختلافات پیدا ہوں اور کسی صورت میں ہنگامہ آرائی کروائی جا سکے۔ تاہم علاقہ کے لوگوں کے مطابق ماڈل کالونی کے منتخب کونسلر اور دیگر ایم کیو ایم کے عہدے داروں نے اس حرکت کو ماڈل کالونی کے ماحول کو خراب کرنے اور آپس میں اختلافات پیدا کرنے کی ایک سازش قرار دیا ہے اور اسے شرپسندوں اور ملک دشمن عناصر کی کارروائی قرار دیا اور اسے شرمناک حرکت قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی۔"

(روزنامہ جسارت ۲۴ر دسمبر ۱۹۸۸ء)

یہ بات حکومت کے لیے قابل غور ہے کہ ان سازشی عناصر پر نہ صرف کڑی نگاہ رکھے بلکہ ان کو گرفتار کر کے سزا دینے میں مصلحت پسندی سے کام نہ لے۔ ہمارا کام نشاندہی کرنا ہے۔ اور ہم نے نشاندہی کر دی ہے۔ ماضی میں بھی قادیانیوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے یہ حربے استعمال کیے تھے اور ہمارا یقین ہے کہ ماڈل کالونی میں تقسیم ہونے والا خط قادیانیوں کی کارستانی ہے۔ ہم کراچی میں بسنے والے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کہیں اس طرح شر پھیلانے والے خط یا پمفلٹ تقسیم ہو رہے ہوں تو ان کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کریں۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی شان فرمانبرداری

حضرۃ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنیؒ

ولا یاتل اولوا الفضل الخ (نور، ع ۳)

فائدہ:- یہ آیت شریفہ اور اس کا ترجمہ پہلی فصل کے نمبر ۱۸ پر گزر چکا ہے۔ مجھے اس کے اعادہ سے اس پر تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ ہم لوگ اپنے اسلاف کے معمولات پر بھی غور کریں اور حق تعالیٰ شانہ کی ترغیب پر بھی۔ کتنا سخت اور اہم واقعہ ہے کہ حضورؐ کی بیوی، سارے مسلمانوں کی ماں، ان پر اولاد کی طرف سے بے بنیاد تہمت لگائی جائے اور اس کو پھیلانے والے وہ قریبی رشتہ دار ہوں جن کا گذر اوقات بھی ان کے باپ ہی کی اعانت پر ہو۔ اس پر باپ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جس قدر بھی رنج و صدمہ ہو وہ ظاہر ہے۔ اس پر بھی اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ ترغیب کہ معاف کریں اور درگذر کریں۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف سے یہ عمل کہ جتنا پہلے خرچ کرتے تھے اس میں اضافہ فرمایا، جیسا کہ پہلے گذر چکا۔ کیا ہم بھی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ایسا معاملہ کر سکتے ہیں کہ کوئی ہم پر الزام رکھے، ہمارے گھر والوں کو ایسی سخت چیز کے ساتھ متہم کرے اور پھر ہم قرآن پاک کی اس آیت شریفہ کی تلاوت کریں اور اس رشتہ دار کی قرابت پر نگاہ رکھتے ہوئے کسی قسم کی اعانت اس کی گوارا کر لیں، حاشا وکلا عمر بھر کی اس سے نہیں اس کی اولاد سے بھی دشمنی بندھ جائے گی بلکہ جو رشتہ دار اس سے تعلق رکھیں گے ان کا بھی بائیکاٹ کر دیں گے اور جس کسی تقریب میں وہ شریک ہوں گے مجال ہے کہ ہم اس میں شرکت کر لیں۔ کیوں! فقط اس لئے کہ یہ لوگ ایسے شخص کی تقریب میں یا دعوت میں شریک ہوگئے جس نے ہمیں گالی دے دی ہماری آبرو گرادی، ہماری بہو بیٹی پر تہمت لگادی۔ چاہے یہ لوگ اس گالی دینے والے سے کتنے ہی ناراض ہوں مگر اس کی تقریب کی شرکت کے جرم میں ان سے بھی ہمارا قطع تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد یہ ہے کہ ہم خود بھی اس کی اعانت سے ہاتھ نہ روکیں اور ہمارا عمل یہ ہے کہ کوئی دوسرا بھی اس کی دعوت کر دے تو ہم اس سے دوسرے سے بھی تعلقات منقطع کر دیں لیکن جن کے دل میں حقیقی ایمان ہے، اللہ جل شانہ کی عظمت ان میں راسخ ہے، ان کے پاک ارشاد کی ان کو وقعت ہے، انہوں نے اس پر عمل کر کے دکھا دیا کہ اطاعت کرنا اس کو کہتے ہیں، مطیع ایسے ہوتے ہیں، اللہ جل شانہ اپنی عالی شان کے موافق ان پر رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی شان کے موافق ان کے درجات بلند فرمائے۔ آخر یہ بھی جذبات رکھتے تھے، غیرت و حمیت رکھتے تھے، ان کے سینوں میں دل اور اس میں جذبات بھی تھے لیکن اللہ جل شانہ کی رضا کے سامنے کیسا دل اور کہاں کے جذبات اور کیسی غیرت اور کہاں کی عزت۔ اللہ کی رضا کے سامنے سب چیز فنا تھی۔

● اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا (بالخصوص ماں کے ساتھ احسان کا اور بھی زیادہ کیونکہ) اس کی ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت سے اس کو جنا اور اس کو پیٹ میں رکھنے اور دودھ چھڑانے میں (کم سے کم) تیس مہینے ہو جاتے ہیں (کتنی طویل مشقت ہے) یہاں تک کہ جب وہ بچہ جوان ہو جاتا ہے (اور دانائی کے زمانہ) چالیس برس کو پہنچتا ہے تو (جو سعید ہوتا ہے) وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار مجھے اس پر مداومت دیجئے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور اس کی توفیق دیجئے کہ میں ایسے نیک کام کیا کروں جن سے آپ راضی ہو جائیں اور میری اولاد میں بھی میرے (نفع کے) لئے صلاحیت پیدا فرما دیں۔ میں (اپنے سارے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں، اور میں آپ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں (آگے حق تعالیٰ شانہ ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ) یہی لوگ ہیں جن کے نیک کاموں کو ہم قبول کر لیں گے اور ان کی برائیوں سے درگذر کریں گے اس طرح پر کہ یہ جنت والوں میں سے ہوں گے یہ اس وعدہ کی وجہ سے ہے کہ جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا تھا (کہ نیک اعمال کا صلہ جنت ہے)۔" (احقاف، رکوع ۲)

فائدہ:- حق تعالیٰ شانہ نے اہل قرابت اور والدین کے بارے میں بار بار تاکید فرمائی جیسا کہ پہلی آیت شریفہ کے ذیل میں بھی گذر چکا ہے۔ اس آیت شریفہ میں خاص طور سے والدین کے بارے میں احسان کی خصوصی تاکید فرمائی کہ ہم نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا ہے یہ مضمون اسی عنوان سے کہ "ہم نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا" تین جگہ قرآن پاک میں وارد ہے۔ پہلی جگہ سورۂ عنکبوت رکوع ۱ میں پھر سورۂ لقمان رکوع ۲ میں، تیسری مرتبہ یہاں جس سے بہت زیادہ تاکید معلوم ہوتی ہے۔

صاحب خازن نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہوئی کہ ابتداءً ان کی رفاقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کے سفر میں ہوئی جب کہ ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف بیس سال کی تھی۔ اس سفر میں راستہ میں ایک بیری کے درخت کے پاس ان دونوں کا قیام ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ، وہاں ایک راہب تھا، اس سے ملنے تشریف لے گئے، اور حضورؐ درخت کے سایہ میں تشریف فرما رہے۔ اس راہب نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ یہ شخص جو درخت کے نیچے بیٹھا ہے کون ہے؟ آپ نے فرمایا محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب، راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سے اس درخت کے نیچے کوئی نہیں بیٹھا، یہی نبی آخر الزماں ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور آپ کو نبوت ملی تو حضرت ابوبکرؓ مسلمان ہو گئے اور دو برس بعد جب آپؓ کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی تو یہ دعا کی رب اوزعنی کہ مجھے توفیق دیجئے کہ میں اس نعمت کا شکر ادا کروں جو مجھ پر اور میرے والدین پر ہوئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ یہ فضیلت مہاجرین میں اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی کہ اس کے ماں باپ دونوں مسلمان ہو گئے ہوں۔ اور دوسری دعا اولاد کے متعلق صلاحیت کی فرمائی، جس کا ثمرہ یہ ہے کہ اولاد بھی مسلمان ہوئی (خازن)

سب سے پہلی آیت سورۂ عنکبوت والی اور بھی سخت ہے ——— کہ اس میں ان والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم ہے جو کافر

باقی صفحہ ۲۹ پر

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

مسرت جبیں صاحبہ چونیاں

حضور رسول کریم خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت کے سلسلہ میں ماہ نومبر ۱۹۸۶ء کے آخری ہفتہ میں پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور میں خواتین کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں طالبات نے اپنے مقالہ جات پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ مسرت جبیں طالبہ ایم اے اسلامیات (فائنل ایئر) کا اول انعام یافتہ مقالہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے، جو ہمیں ابو الاحسن محمد محبوب الٰہی رضوی چونیاں کے ذریعہ موصول ہوا ہے۔ ـــــ ادارہ ـــــ

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

صدر ذی وقار اور معزز سامعین کرام!

میری تقریر کا عنوان: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ اللعالمین ـــــ چھٹی صدی عیسوی کا پر آشوب زمانہ تھا، خیابان ہستی اجڑ چکا اور خزاں کی بے رحم دستیوں سے گلوں کی نکہت افشانیوں اور عنادل کی نغمہ ریزیوں کی یاد تک بھی طاق نسیاں بن چکی تھی۔ یاس و قنوط کی ایک ہمہ گیر کیفیت طاری تھی، روشیں ویران تھیں اور آب جوشیں خشک۔ جہاں کبھی سبزۂ خود رمیدہ جنت نگاہ ہوا کرتا تھا وہاں خاک اڑ رہی تھی۔ عدل، راستی اور پاکبازی و پارسائی کی عطر کی خوشبو جامۂ خاک سے اڑ چکی تھی۔ توحید و خدا پرستی کا نور دیوتاؤں، دیویوں، ستاروں اور مجسموں کی پرستش کی عالمگیر تاریکی میں چھپ گیا تھا، عرب گمراہی کی ظلمتوں میں ٹھوکریں کھا رہے تھے، غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سورج طلوع کیا جس کی درخشانی و تابانی سے تمام عالم بقعۂ نور بن گیا، توحید کا غلغلہ اٹھا۔ چمنستان سعادت میں بہار آ گئی، اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا یعنی یتیم عبداللہ، جگر گوشۂ آمنہ، شاہ حرم، حکمران عرب، فرمانروائے عالم، شہنشاہ کونین عالم اقدس سے عالم امکان میں تشریف لائے، دنیا والوں نے اس عظیم ہستی کو محمدؐ کے دلنواز نام سے پکارا، عالم بالا کے مکینوں نے اسے احمدؐ کہا لیکن حقیقت کی دلفریبیوں سے نقاب اس وقت اٹھا جب اس کے پروردگار نے اسے اپنی کائنات سے یوں روشناس کرایا۔۔۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

صدر گرامی: یہ آیت اپنے مطالب کے لحاظ سے اتنی جامع ہے کہ اس میں نبوت و رسالت اور تشریح مقاصد کے بہت سے نکات سما گئے ہیں، اس میں رسالت اور رحمت کے بنیادی رشتے کا ذکر بھی ہے اور رحمت کی عالمگیریت کا بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، رحمت ربانی کی وسعتوں اور پہنائیوں کا مظہر ہے، اللہ نے ایک ایسا نبی بھیجا جس کا دل رحمت و شفقت کا بے کنار سمندر تھا جو ان لوگوں کو بھی سیراب کرنے کے لئے بے چین رہا جو اپنی تنگ دلی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ساری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کے درپے رہے۔

سامعین کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار مکہ نے آپ پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، جسم اطہر پر گندگی اچھالی گئی، سر اقدس پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا، پشت مبارک پر غلیظ اوجھڑی ڈالی گئی اور پھر تین سال تک آپ کو مع خاندان ایک پہاڑی درے میں بھوکا پیاسا رہنے پر مجبور کر دیا گیا، لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم انسانیت کی حقیقی فلاح و بہبود سے کبھی منہ نہ موڑا، حتیٰ کہ تمام دنیائے اسلام اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی۔

نبی کریمؐ کی رحمت وہ تھی جو اپنے بیگانے میں فرق کی قائل نہ تھی، وہ مومن ہو یا کافر کسی کا دکھ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ قرآن آپؐ کی سیرت کے اس پہلو سے بھی بھرا پڑا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبۃ)

یعنی تمہارے پاس اللہ کا رسول آ گیا جو تم ہی میں سے ہے، تمہارا رنج و تکلیف میں پڑنا اس پر بہت شاق گذرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہشمند ہے، وہ مومنوں کے لئے شفقت رکھنے والا اور رحمت والا ہے۔

مومنوں کی ہی نہیں، مشرکین و کفار کی رنج و تکلیف بھی اسے ملول اور دل گیر رکھتی ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا (کہف)

یعنی اے نبی آپ کی حالت تو ایسی ہو رہی ہے کہ اگر یہ لوگ یہ بات نہ مانیں تو عجب نہیں آپ ان کے پیچھے افسوس کے مارے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔

جناب صدر! قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ احادیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اس پہلو کا ذکر بار بار ملتا ہے حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے اللہ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ذمہ داری محسوس کرنے والوں کے لئے نور ہدایت بنا کر بھیجا ہے''

یہ آپ کی صفت رحمت ہی تھی کہ ان لوگوں سے جو عمر بھر آپ کو تکلیف و ایذا پہنچاتے رہے۔ انتقام تو درکنار انہیں برا بھلا بھی کہنے کو تیار نہ تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ مشرکین کے لئے بد دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا ''میں اس لئے نہیں بھیجا گیا ہوں کہ لوگوں پر لعنت بھیجوں'' میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

مشرکین مکہ و طائف نے آپ پر بے شمار مظالم ڈھائے۔ لیکن جب مکہ معظمہ فتح ہوا تو آپ کے ایک انصاری کمانڈر نے کہا "الیوم یوم الملحمۃ" یعنی آج لڑائی کا دن ہے تو حضور اکرم نے فرمایا نہیں "الیوم یوم المرحمۃ"۔ آج لڑائی یا بدلہ لینے کا دن نہیں بلکہ رحمت کے عام کرنے اور معاف کر دینے کا دن ہے۔ طائف والوں کے مظالم سہنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے دعا مانگی ؎

دعا مانگی الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر انہیں نور ہدایت دے
الٰہی فضل کر کہسار طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

قربان اس رحمۃ للعالمین کے جس کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ۰ یعنی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول! اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہیں فرمائے گا جب تک آپ ان میں موجود ہیں۔ یعنی آپ ہی کی وجہ سے تمام جہانوں پر خصوصی عذاب اللہ تعالیٰ نے روک رکھا ہے۔

حاضرین کرام! اسی رحمۃ للعالمین کے صدقے کہ جس نے مومن کو مہد سے لحد تک قوانین فطرت کے سانچے میں ڈھلنے کے طریقے بتائے ہیں، جلوت ہو یا خلوت، اخلاق ہو یا معاشرہ انفرادیت ہو یا اجتماعیت، زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں حضور کا اسوۂ حسنہ بہترین طریقے سے ہماری رہنمائی نہ کرتا ہو۔

جناب صدر! یہی وجہ ہے کہ امریکی مستشرق مائیکل ہارٹ اپنی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو سرفہرست رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین کی رحمت رب العالمین کی ربوبیت کی طرح ہمہ گیر اور ہمہ رس ہے۔ حضور حسن اخلاق کا منتہا ہیں اس لئے سب کے مطاع ہیں، ان کی اطاعت غایت حیات ہے کیونکہ یہی وجہ نجات ہے۔ ان کے اقوال سراپا حکمت اور ان کے اعمال سراپا عصمت ہیں۔ یہی وسیلۂ تکمیل ہیں، اسی لئے یہی علت تخلیق ہیں، رحمۃ للعالمین ربوبیت کی انتہا ہیں اسی لئے یہی وجہ بقا اور ارتقاء ہیں ؎

خلق و تدبیر و ہدایت ابتدا است
رحمۃ للعالمینی انتہا است

معزز سامعین کرام! آنحضور کے سایۂ عاطفت میں آج بھی ہر صاحب ایمان و عرفان اپنی بگڑی سنوار سکتا ہے۔ بلکہ دوسرے جہاں میں ان کی رفاقت صد افتخار ہوگی۔ انہوں نے خود ہی بشارت دی ہے من احبنی کان معی فی الجنۃ ۰ اللہ کریم روز قیامت ہم سب کو ان کے لوائے حمد کا سایہ اور ان کی رفاقت بخشے۔ میں آخر میں کہنے پر مجبور ہوں ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ہلکی پھلکی مسکراہٹیں

ایک بہرہ آدمی تھا، اس کا پڑوسی بیمار ہوگیا۔ بہرے کو پتہ چلا تو اس نے سوچا کہ تیمارداری کے لئے جانا چاہئے لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ بیمار ہے اور میں بہرہ ہوں، وہ بات نرم لہجے میں کرے گا اور میں سن نہیں سکتا۔ لہٰذا خود ہی اس نے سوچا کہ تین باتیں عموماً بیمار سے پوچھی جاتی ہیں جس کا بیمار جواب دیتا ہے (۱) آپ کا کیا حال ہے (۲) کس حکیم کا علاج کرتے ہو (۳) تیسرا غذا کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ یہی سوال جواب سوچ کر بہرہ بیمار کے پاس چلا گیا۔ جب بہرہ بیمار کے پاس پہنچا تو بیمار سخت تکلیف میں مبتلا تھا۔ بہرے نے کہا بھائی تمہارا کیا حال ہے؟ اب کیسے ہیں، بیمار کہنے لگا مر رہا ہوں۔ بہرے نے کہا خدا کا شکر ہے۔ بیمار نے جب یہ سنا تو حیران ہوا کہ یہ شخص میری بیمار پرسی کے لئے آیا ہے یا میری موت پر شکر کرنے کے لئے۔ بہرے نے دوسرا سوال کیا۔ کس حکیم صاحب کا علاج کرا رہے ہو۔ بیمار تو اس کے پہلے جملے پر جل بھن گیا، غصے سے کہنے لگا ملک الموت سے علاج کرا رہا ہوں۔ بہرے نے کہا: واقعی وہ بڑا قابل حکیم ہے، اس کا علاج جاری رکھنا۔ بہرہ یہ سمجھا تھا کہ شاید بیمار نے کسی حکیم کا نام لیا ہے۔ اب تو بیمار کو زیادہ غصہ آیا کہ یہ عجیب شخص ہے۔ بہرے نے تیسرا سوال کیا کہ آپ کی غذا کیا ہے۔ بیمار نے کہا زہر۔ بہرہ بولا واہ بھئی واہ بہترین غذا ہے، اس کو کھاتے رہنا جلد تندرست ہو جاؤ گے۔ بہرہ یہ سمجھا تھا کہ بیمار نے کسی قسم غذا کا نام لیا ہے۔ اب تو بیمار نے جب بہرے کا جواب سنا تو غصے سے لال سرخ ہوگیا اور بہرے کو کہا یہاں سے دفع ہو جاؤ، میں تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔

(مثنوی مولانا روم)

فائدہ: دین سے بھی جاہل آدمی کی مثال اسی بہرے جیسی ہے جو بیمار پرسی کرنے گیا، سوالات کئے لیکن چونکہ بیمار کے جوابات اس نے نہ سنے تھے اس لئے بجائے بیمار کو راضی کرنے کے ناراض کر کے واپس لوٹا۔ آج کل جو لوگ دین کی خودساختہ تاویل کرتے قادیانیوں اور پرویزیوں کی طرح تاویلات باطلہ اور غلط اجتہادات اور خیالات فاسدہ سے خدا اور رسول کو ناراض کرتے ہیں اور جہنم خرید رہے ہیں۔

(۲) ایک دفعہ بغداد میں چار اندھے بھیک مانگ رہے تھے ایک اندھا عربی تھا، دوسرا ایرانی، تیسرا ترک اور چوتھا ہندوستان کا رہنے والا تھا۔ ایک آدمی وہاں سے گذرا اور چاروں کو ایک دینار دیا اور کہا کوئی چیز لے کر کھا لو۔ عربی نے کہا میں تو "عنب" کھاؤں گا۔ ایرانی نے کہا: میں تو انگور کھاؤں گا، ہندوستانی کہنے لگا میں تو داکھیں کھاؤں گا، ترکی کہنے لگا میں تو "ازوم" کھاؤں گا مطلب سب کا ایک ہی تھا صرف زبان ایک دوسرے کی نہ جانتے تھے، اب آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے کہ جو میں چاہتا ہوں وہی لیا جائے، قریب تھا کہ ایک دوسرے

کے گریبان پر ہاتھ ڈالتے، ایک آدمی آیا، چاروں کا مدعا معلوم کیا اور ان سے دینار لیا، جاکر بازار سے انگور خریدے اور لاکر ان چاروں کے سامنے رکھ دیئے۔ جب انہوں نے انگور پائے تو خوش خوش کھانے لگے۔ (مثنوی مولانا روم)

فائدہ: دنیا بھر کے مسلمانوں کا مذہب اسلام ہے اور یہی مسلمان کی پسندیدہ چیز ہے اور اسی میں مسلمانوں کی کامیابی ہے۔ جہالت کی وجہ سے آج مسلمانوں میں رنگ، نسل، زبان کے جھگڑے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں کوئی بلوچی کوئی سندھی، کوئی پٹھان اور کوئی پنجابی پر ناز کرتے ہیں جبکہ میرے آقا نے ذات، پات، رنگ و نسل کے نعروں کو جاہلیت کے نعرے کہا اور فرمایا: ان کو چھوڑ دو۔ یہ بدبودار باتیں ہیں، لیکن اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر یہی باتیں ابھر رہی ہیں۔ آج ملک جس بحران کا شکار ہے سندھی، مہاجر، پٹھان، پنجابی وغیرہ کے نام پر جو تحریکیں چل رہی ہیں، ان کا انجام ملک و قوم کی تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت کرے۔

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

خلافت اور فتوحات سے متعلق پیشگوئیاں

امام احمدؒ، ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ نے حضرت سفینہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا خلافت تیس برس ہوگی۔ اس کے بعد سخت گیر ملوکیت ہو جائے گی۔ عضوض کے معنی کٹ کھنی کئے گئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عدل و انصاف کی حکومت تو خلفائے راشدین کے دور میں رہے گی اور اس کی مدت صرف تیس سال ہوگی، اس کے بعد ملوکیت شروع ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ دو سال، حضرت عمرؓ کی دس سال، حضرت عثمانؓ کی بارہ سال اور حضرت علیؓ کی چھ سال خلافت رہی اور تیس سال کے بعد مروانیوں کا راج ہو گیا اور خلافت راشدہ کا دور ختم ہو گیا۔

بعض علماء نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ ماہ انہی تیس سال میں لگائے ہیں، کیونکہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کچھ ماہ کم رہی تھی۔ اور پورے تیس حضرت امام حسنؓ کے چھ ماہ کی مدت ملا کر ہوتے ہیں۔

ہم نے اوپر جو تیس کا حساب بتایا ہے وہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، واللہ اعلم۔

امام احمدؒ اور بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں نبوت رہے گی، جب تک اللہ چاہے گا پھر اس نبوت کو اٹھالے گا۔ پھر نبوت کے بعد خلافت نبوت کے طریقے پر ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ بعد میں اس خلافت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر بادشاہی ہوگی جبر والی جب تک اللہ چاہے گا، پھر اس جبر کی بادشاہی کو بھی اٹھالے گا۔ پھر ہوگی خلافت نبوت کے طریق پر، اس کے بعد آپؐ نے سکوت فرمایا۔ اہل علم نے فرمایا کہ اس پیشین گوئی سے مراد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی ذات گرامی ہے، جیسا کہ اس حدیث کے راویوں میں سے حبیب نامی راوی نے مطلب بیان فرمایا ہے۔ بلکہ اس حدیث کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں بھیجا اور لکھا کہ اس پیشین گوئی کے مصداق آپ ہیں۔ خلافت راشدہ کے بعد چند بادشاہتوں کا ذکر ہے جو سخت گیر ہوں گی اس کے بعد پھر طریقۂ خلافت پر ہوگی۔ اس طریقہ پر خلافت سے مراد حضرت عمر بن العزیزؒ کی حکومت ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ بھی ہو سکتا ہے اس پیشین گوئی کے مصداق حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ہوں گے

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ کر اس کے مشارق اور مغارب کے کونے مجھ کو دکھا دیئے۔ پس جہاں تک میں نے دیکھا وہاں تک میری امت کی بادشاہی پہنچ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت دور دور پہنچ گئی۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ فارس کا وہ خزانہ جو سفید کوشک میں ہے۔ ایک جماعت مسلمانوں کی اس سفید کوشک کو فتح کرے گی۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پوری ہوئی اور حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کے ہاتھ پر کسریٰ کا دارالخلافہ فتح ہوا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم زمین مصر کو فتح کرو گے (زمین مصر کو قیراط بولا جاتا ہے) جب تم مصر کو فتح کرو تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، اس لئے کہ ان کو امان ہے۔ اور ان سے قرابت ہے اور جب تم دیکھو کہ وہاں دو آدمی ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا کرتے ہیں تو ابوذر وہاں سے نکل آنا: ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا تو زمین مصر سے نکل آیا۔

قیراط ایک سکہ تھا جو پانچ جو سونے کے برابر تھا۔ یہ سکہ چونکہ مصر میں بکثرت رائج تھا۔ اس لیے اس سکے سے مصر کا تعارف فرمایا اور پتہ بتایا۔ مصر حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح ہوا اور حضرت ابوذرؓ نے دو آدمیوں کو جھگڑتے بھی دیکھا۔ حضرت ابوذرؓ کو نکل آنے کا حکم دیا۔ شاید اہل مصر کے اس فتنے سے ابوذرؓ کو بچایا ہو۔ جس کا ظہور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا۔ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑنا علامت ہے خصومت

جنگ جوئی اور فتنہ انگیزی کی، بادشاہ مصر و اسکندریہ جس کا نام مقوقس تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ماریہ قبطیہؓ کو حرم کے لیے بھیجا تھا۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ سے آپؐ کے ایک صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ بھی تولد ہوئے۔ چونکہ... ماریہ قبطیہؓ مصری تھیں اس لیے مصر کو امان دی گئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہؓ مصر کی تھیں، عرب حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور مصر کے لوگ عرب کی ننھیال ہیں۔

بہر حال جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

صحیح بخاری میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے فرمایا اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ ایک تنہا عورت اونٹنی پر سوار ہو کر حیرہ سے چلے گی اور کعبہ پہنچ کر طواف کرے گی، اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چور اور لٹیرے کا ڈر نہ ہوگا۔ اگر تیری عمر زیادہ ہوئی تو دیکھے گا مسلمانوں کے لیے کسریٰ یعنی بادشاہوں کے خزانے کھول دیئے جائیں گے اے عدی اگر تیری عمر زیادہ ہوئی تو تو دیکھے گا کہ ایک آدمی اپنا مٹھی بھر سونا اور چاندی لے کر خیرات کرنے کو نکلے گا اور قبول کرنے والے کو تلاش کرتا پھرے گا مگر اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا، اور نہ کوئی اس سونا چاندی کی خیرات کو قبول کرے گا۔

اس پیشین گوئی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ارشاد فرمائیں:۔ ۱۔ ملک عرب میں امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ حیرہ جو کوفہ کے پاس ہے وہاں سے ایک عورت تنہا سفر کر کے مکہ کا حج کرے گی اور اس کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ ۲۔ ملک فارس کا فتح ہونا اور اس کے خزانوں پر قبضہ ہونا ۳۔ غناء کی کثرت کہ کوئی صدقہ لینے والا نہ ملے۔

دو باتیں تو پوری ہو گئیں، تیسری کو بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں پوری ہو گئی، بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی حضرت مہدی آخر الزماں کے زمانہ میں پوری ہوگی۔ واللہ اعلم۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالکؓ سے فرمایا! اے سراقہ کیا حال ہوگا جب تم کو کسریٰ بادشاہ فارس کے دونوں کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ پھر جب حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں فارس فتح ہوا اور کسریٰ کے دونوں کنگن حاضر کیے گئے تو حضرت عمرؓ نے سراقہ کو طلب کیا اور وہ دونوں کنگن ان کو پہنائے اور فرمایا اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے یہ دونوں کنگن کسریٰ سے چھینے اور سراقہ کو ہاتھوں میں پہنائے۔ حضرت عمرؓ نے اس پیشین گوئی کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے حق میں فرمائی تھی پورا کرنے کی غرض سے وہ کنگن سراقہ کو عارضی طور پر پہنا دیئے تھے اور انہوں نے اپنے ہاتھ اونچے کر کے تمام مسلمانوں کو دکھا دیئے۔ تاکہ پیشین گوئی کا پورا ہونا سب کو معلوم ہو جائے۔

بخاریؒ اور مسلمؒ نے حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر بیمار ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے سعدؓ سمجھتے تھے کہ وہ اس مرض میں مر جائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میری وارث ایک بیٹی ہوگی، میں اپنے مال کے دو حصے وصیت کر جاؤں!۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنا نصف مال خیرات کے لیے وصیت کر جاؤں؟ آپؐ نے پھر انکار فرمایا... انہوں نے عرض کیا کہ اچھا ایک تہائی کی وصیت کر دوں! آپؐ نے فرمایا اچھا اگرچہ یہ بھی بہت ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا شاید تم اس مرض میں نہ مرو اور جیتے رہو یہاں تک کہ بہت لوگوں کو تم سے نفع پہنچے اور بہت سے لوگوں کو تم سے مضرت اور ضرر ہو۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاصؓ اس مرض سے اچھے ہو گئے اور تقریباً پچاس برس اور زندہ رہے، مسلمانوں کو ان سے عظیم نفع پہنچا اور مجوس کو ان کی ذات گرامی سے بہت ضرر پہنچا اور سعد ابن ابی وقاصؓ کی حسن تدبیر سے فارس کی جنگ میں کامیابی ہوئی۔

رستم مارا گیا، شہر مدائن جو مجوس کا دار السلطنت تھا وہ فتح ہو گیا اور شیروانیوں کی سلطنت قیامت تک کے لیے ختم کر دی گئی۔

سود

شیخ محمد اسحاق، اسلام آباد

قرآن مجید نے سود کے لیے لفظ ربوٰ استعمال کیا ہے، جس کا مادہ ر ب و ہے اور جس کے معنی نمو زیادتی اور بڑھنے کے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے یمحق اللہ الربوٰ و یربی الصدقات (البقرۃ آیۃ) اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اصل رقم پر جو زیادتی ہوگی اسے ربوٰ کہا جائیگا "الربوٰ" ایک خاص قسم کی زیادتی کا نام تھا، جو عرب میں مشہور و معروف تھی، اسی لئے زیادہ تشریح نہیں کی گئی اور صرف اتنا حکم دیا گیا کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے لہٰذا اسے ترک کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کر دیا ہے کیونکہ سود درحقیقت خود غرضی، بے رحمی اور بخل جیسی رذیلہ صفات پیدا کرتا ہے، ظلم کا ایک بنیادی محرک مال و زر کی ہوس ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:۔

"اللہ سے ڈرو اور جو سود تمہارا لوگوں پر باقی ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان رکھتے ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان قبول کرو"

باقی صفحہ ۲ پر

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کی معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائیٹر۔ محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

قسط نمبر ۲

جہاد تھانہ بھون اور شاملی

جناب ثناء الحق ایم۔ اے

اس کے بعد دوسرا مسئلہ پیش ہوا کہ!

"آیا یہ جنگ جہاد مقصود ہوگی یا نہیں؟"

اس پر مولانا شیخ محمدؒ نے اپنے اجتہاد کی روشنی میں کہا کہ جب ہم لوگ اس وقت خاموش رہے جس وقت انگریزی غیر اسلامی حرکات سے مشتعل ہوکر دوسرے شہر والوں نے علم جہاد بلند کیا تھا تو اب ایک شخص یا چند اشخاص کے قتل کیے جانے پر جذبۂ انتقام سے سرشار ہوکر ہم جو جنگ کریں گے وہ دنیوی اعتبار سے خواہ کیسی ہی ناگزیر ہو لیکن اسے جہاد کے نام سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔"

حضرت مولانا شیخ محمدؒ کے اس اعتراض کا نہ مولانا عاشق الٰہی نے کوئی ذکر کیا ہے اور نہ یہ بتایا ہے کہ دوسرے اراکین شوریٰ نے اس کا کیا جواب دیا۔ کسی اور ذریعے سے بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اعتراض کو کس طرح رد کیا گیا۔ تاہم قیاس کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ حضرت مولانا نانوتویؒ وغیرہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہوگا کہ!

"جب انگریز نے پچھلے تمام معاہدوں کو پس پشت ڈال کر کئی مسلمانوں کو بغیر پوری طرح تحقیق کیے بے خطا و بے قصور پھانسی دیدی ہے۔ تو پھر ہم لوگوں پر سے بھی معاہدوں کی جملہ پابندیاں اٹھ گئیں اور ان مسلمانوں کے خون کا بدلہ لینے کے لیے ہم انگریز سے جو جنگ کریں گے وہ اسی طرح جہاد مقصود ہوگی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے غزوۂ موتہ کو جہاد سمجھا جاتا ہے۔"

مولانا عاشق الٰہی کے بیان کے مطابق اس گفتگو کے بعد کثرت رائے سے یہ بات طے ہوگئی کہ انگریزی حکومت ختم کرکے اسلامی حکومت قائم کی جائے اور اگر اس مقصد کے حصول میں کوئی مزاحمت کرے تو اس کے خلاف جنگ کی جائے اور وہ جنگ جہاد مقصود ہو۔

اس فیصلے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ اسلامی حکومت کے قیام اور جہاد میں قیادت کے لیے کس کو امیر منتخب کیا جائے۔ مولانا عاشق الٰہی کا بیان ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوگئی۔ اور وہ امیر المومنین منتخب کر لیے گئے۔

مجلس شوریٰ کے بعد فوراً انگریزی حکومت سے آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔ اور اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ حاجی صاحبؒ نے امیر کی حیثیت سے شہر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا قاسمؒ کو اپنا معاون و مددگار بنایا۔ شہر کے ایک سرے پر کچھ بارکوں میں سرکار انگریزی کے چند ملازمین کا قیام تھا ان کو نکال کر بارکوں کو خالی کرایا گیا۔ مولانا عاشق الٰہی کی اطلاع کے مطابق اس حکومت نے قانون شریعت کے مطابق کچھ مقدمات بھی فیصل کئے۔

یہ تمام اقدامات کیے گئے لیکن آئندہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں نے ان کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور اس وقت ان کی پوری توجہ شاملی، بڑھانہ اور مظفر نگر پر مرکوز رہی۔

بعد میں جو واقعات رونما ہوئے ان کے متعلق معلومات کے لیے ہمارے پاس کئی ماخذ ہیں۔ ان میں اہم ترین

(۱) تذکرۃ الرشید

(۲) میوٹنی رکارڈس (کارسپونڈینس)

(۳) سم اکاؤنٹس آف دی ایڈمنسٹریشن آف انڈین ڈسٹرکٹس ڈیورنگ دی ریوولٹ آف بنگال آرمی۔

(۴) انٹیلیجنس ہیں۔

ان کے علاوہ دوسرے تذکرہ نگاروں نے اپنے بیانات کی بنیاد ان ہی ماخذوں پر رکھی ہے یا کچھ زبانی روایتوں پر انحصار کیا ہے۔

ترتیب کے اعتبار سے باغ شیر علی کی سڑک کا واقعہ پہلے نمبر پر آتا ہے، یہ واقعہ مجلس شوریٰ اور شرعی حکومت کے قیام کے چند روز بعد رونما ہوا۔

میوٹنی رکارڈس کے مطابق ہنری مالکم لو اسسٹنٹ مجسٹریٹ نے ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو جو رپورٹ لفٹیننٹ ڈبلیو ڈی۔ ہوگس کمانڈر ہیل پنجاب کیولری کو بھیجی کی تھی اس میں وہ لکھتا ہے:

"مجسٹریٹ سہارنپور مسٹر اسپنکی سے جو ہدایات موصول ہوئی تھیں ان کی تعمیل میں ۸ ماہ رواں (ستمبر ۱۸۵۷ء) بروز منگل کو ایک جمعیت کے ساتھ جس کی تفصیل حاشیہ میں درج ہے رام کنڈی سے براہ مظفر نگر شاملی کی جانب روانہ ہوا۔ میں نے اپنے طور پر ایک دفعدار اور پانچ سواروں کو اس غرض سے علیحدہ کر دیا کہ وہ اس دستہ کا سامان اور نقد بار یک شتر گولہ بارود دے کر آئے میں نے اس دستہ کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ اس راستہ سے سفر کرے جو میں نے اختیار کیا تھا۔ لیکن مجھے یہ بیان کرتے ہوئے ملال ہوتا ہے کہ تحصیل دار دیوبند کی غلط ہدایت کی بناء پر اور اس علاقے سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ مختصر سی جماعت تھانہ بھون کے راستے سے شاملی کی طرف روانہ ہوئی ویسے تو یہ راستہ سیدھا تھا لیکن قباحت یہ تھی کہ اس جگہ (تھانہ بھون) کے لوگوں نے حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھالیے تھے۔ مؤخر الذکر قصبہ کے نزدیک سے گزرتے وقت اس جماعت پر باغیوں نے جو وہاں پہلے سے مجتمع تھے حملہ کر دیا جو تھے رسالے کا ایک

ضرورت ہے۔

جن دنوں کا یہ واقعہ ہے اس زمانہ میں شاملی ضلع مظفر نگر کی ایک تحصیل کا صدر مقام اور ایک اہم تجارتی منڈی تھا۔ وہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ تھی اور مہر سنگھ اس قصبہ کا ایک بڑا زمیندار اور ذی اثر رئیس تھا شاملی کا سب کلکٹر (تحصیلدار) ابراہیم خان، رام پور کا ایک پٹھان اور انگریزی حکومت کا نہایت وفادار ملازم تھا مہر سنگھ سے اس کے تعلقات اچھے نہیں تھے یہی نہیں بلکہ مہر سنگھ بغاوت پر آمادہ تھا اور اس سلسلہ میں اس نے شاہ دہلی سے نامہ و پیام بھی کیا تھا۔ ان نازک حالات میں انگریز حکام تمام ممکنہ حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہوئے کئی مرتبہ ایڈورڈس کلکٹر ضلع مظفر نگر نے جائنٹ مجسٹریٹ گرانٹ کو وہاں انتظامات کرنے کے لئے بھیجا۔

چنانچہ گرانٹ دو دن جون کے مہینہ میں اور ۱۱ روز ماہ جولائی میں وہاں رہا ایڈورڈس نے یکم ستمبر کو پھر اسے شاملی کی طرف روانہ کیا اور وہ وہاں پورے چودہ دن ٹھہرا۔ اس دوران میں ایڈورڈس نے اس کی مدد کے لئے کچھ پیدل فوج اور دو توپیں بھیجدیں اور دو چار دن بعد خود بھی جا پہنچا اس کی موجودگی میں ہنری مالکم لو سہارنپور سے وہ امدادی سپاہ وغیرہ لے کر آ گیا۔ جو اسپینکی نے اس کی ماتحتی میں بھیجی تھی۔ اس طرح شاملی میں اس وقت افسران اور سپاہیوں کی اچھی خاصی تعداد جمع ہو گئی۔

یہ موقع تھا جب ان لوگوں کو بہ یک وقت کئی مسئلے درپیش تھے اور انہیں ان سب سے نمٹنا تھا قریب کے ایک قصبہ ہر ہر نے کر دی تھی شاملی سے ۱۱ میل دور بڑھانے کے قلعہ بند تعینات سرکاری پولیس کے کچھ آدمیوں کو خیراتی خان نامی ایک باغی کی سرکردگی میں ایک جمعیت نے قتل کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور شاہ دہلی کی بادشاہت کا اعلان

سوار تاب سنگھ مارا گیا اور گولہ بارود کا ذخیرہ دشمن کے قبضہ میں پہنچ گیا۔ ہمارے آدمیوں نے نہایت پامردی سے مقابلہ کیا لیکن وہ دشمن کی کثرت تعداد کی وجہ سے مغلوب رہے۔

بہ تغیر الفاظ یہی باتیں مولانا عاشق الٰہی نے بیان کی ہیں وہ لکھتے ہیں۔

"قاضی عنایت علی صاحب اپنے چند رفقاء اور رعایا کے ساتھ لے کر شیر علی کے باغ کی سمت کی سڑک پر جا پڑے جس وقت سوار کے سامنے سے گزرے ان کا اسباب لوٹ لیا ایک سوار اسی جنگ میں زخمی ہو کر سمت مشرق جنگل کو بھاگا مگر تھوڑے فاصلہ پر گھوڑے سے گر کر مر گیا۔

دونوں بیانات سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس معرکہ میں گولہ بارود لے جانے والے آدمیوں میں سے صرف ایک ہی مارا گیا اور باقی بچ کر نکل گئے۔ البتہ گولہ بارود تمام کا تمام قاضی صاحب اور ان کے رفقاء کے ہاتھ لگا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نے مولانا عاشق الٰہی کے سنہ سے یہ نتیجہ کیسے نکالا

"اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسباب کے ساتھ اسباب والے اور اسباب کے سارے محافظ بھی کام آئے۔"

بہر حال ہنری مالکم لو اپنے آدمیوں کو مظفر نگر کے راستے سے لیکر غالباً ۹ یا ۱۰ ستمبر کو شاملی پہنچ گیا اس لئے آگے پیچھے وہ لوگ جو باغ سفیر علی کے واقعہ سے جان بچا کر بھاگ نکلے تھے جا پہنچے ہوں گے اور ان کی زبانی اس سانحہ کی اطلاع ان انگریز افسران کو فوراً مل گئی ہوگی جو اس وقت شاملی میں موجود تھے ان افسران میں مالکم لو کے علاوہ ضلع مظفر نگر کا کلکٹر آرایم ایڈورڈس اور جائنٹ مجسٹریٹ ___ ضلع کے صدر مقام کو چھوڑ کر وہاں کس لئے آئے ہوئے تھے اس بات کو سمجھنے کے لئے شاملی کی اس وقت کی حالت کو جاننا

کر دیا تھا۔ نیز خیراتی خان نے اپنے نام کی تحصیل قائم کر لی تھی ادھر خود شاملی کی حالت بھی قابل بھروسہ نہیں تھی۔

غرض انگریز افسران ان گتھیوں کو سلجھانے کے لئے اپنا پروگرام مرتب کرنے میں لگے ہوئے تھے کہ تھانہ بھون سے بھاگے ہوئے سپاہیوں نے وہاں پہنچ کر باغ شیر علی کی تفصیلی روداد پیش کی۔ ان لوگوں کو واقعات سن کر غصہ تو بہت آیا ہوگا۔ مگر ابھی تھانہ بھون کے خلاف فوری کارروائی خلاف مصلحت سمجھ کر اس وقت انہوں نے خاموشی اختیار کی۔ اور پھر سابقہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانا ضروری سمجھا۔

اگرچہ کوئی ایسا تحریری بیان نہیں ملتا جس سے پتہ چلے کہ انہوں نے تھانہ بھون کے مجرموں کو سزا اپنے کا منصوبہ کس موقع کے لئے اٹھا رکھا تھا تاہم اگلے پچھلے واقعات کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکالنا بیجا نہ ہوگا کہ انہوں نے ہر ہر اور بڑھانے سے نمٹنے کے بعد تھانہ بھون پر فوج کشی کا منصوبہ بنایا ہوگا۔ قاضی عنایت علی اور مجاہدین تھانہ بھون بھی ان کے عزائم سے واقف ہوں گے۔ انہیں انتظار ہوگا کہ کب انگریزی فوج بڑھانے کی مہم پر روانہ ہو اور وہ تھانہ بھون پر حملہ ہونے سے پہلے ان کے مستقر اور مرکز شاملی کو جس کے انتظامات کا کافی عرصہ

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سے لیکے جا رہے تھے خود حملہ کر کے تباہ کر دیں گے۔

اس وقت مجاہدین کے ذہن میں غزوۂ خیبر کے وہ واقعات ہوں گے۔ جب وہاں کے یہودی بنو غطفان وغیرہ قبیلوں کے ساتھ مل کر مدینہ پر حملہ کے منصوبے بنا رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے ان منصوبوں کے عملی جامہ پہننے سے پہلے ہی صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ خیبر پہ حملہ کر دیا اور اس طرح مدینہ طیبہ سے یہودیوں اور دیگر عرب قبائل کے حملہ کا خطرہ ٹل گیا۔

آئندہ واقعات سے اس قیاس کی پوری طرح تائید ہوتی ہے نہری ماکم لوکی مرتبہ روداد ملاحظہ ہو کہتا ہے۔

"شاملی ہیں مشر اید ورڈ کے دستوں کے ساتھ مل کر ہم لوگ ۱۰ ستمبر کو ایک گاؤں جُھرجُھر کی جانب روانہ ہوئے جس نے علم بغاوت بلند کیا تھا لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو گاؤں والوں نے کوئی مزاحمت نہیں۔ سوار فوج نے گاؤں کا محاصرہ کر لیا پیدل فوج آبادی میں داخل ہو گئی اور بہت سے آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ سرکاری مال جو ان لوگوں نے لوٹ لیا تھا برآمد کر لیا گیا۔ اور بڑی تعداد میں ہتھیار ضبط کر لیے گئے۔

اس مہم کے بعد جب ہم شاملی کی جانب لوٹ رہے تھے تو جنیوں کے ایک بڑے جتھے نے ہمارا سامان چھیننے کی کوشش کی لیکن رفعدار لطیف خان اور چار سواروں نے فوری طور پر نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ باغی منتشر ہو گئے ان کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور ایک دوسرا آدمی گرفتار کر لیا گیا جس کو ہم نے بعد میں پھانسی دیدی۔

جاری ہے

حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام جس قوم میں پیدا ہوئے اس کو ثمود کہتے ہیں۔ علماء نسب نے بیان کیا ہے کہ ثمود بن عامر بن آدم بن سام بن نوح یہ بھائی تھا جدیس بن عامر کا اسی طرح قبیلہ طسم یہ خالص عرب تھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے پہلے ثمود و عاد کے بعد ہوئے ہیں۔ ثمود کہاں آباد تھے اور کس خطہ میں پھیلے ہوئے تھے اس کے متعلق یہ طے شدہ امر ہے کہ ان کی آبادی حجر میں تھی حجاز اور شام کے درمیان وادئ قریٰ تک جو میدان نظر آتا ہے یہ سب ان کا مقام سکونت ہے، ثمود کی بستیوں کے کھنڈرات اور آثار آج تک موجود ہیں اور اس زمانے میں بھی بعض مصری اہل تحقیق نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک ایسے مکان میں داخل ہوئے جو شاہی حویلی کہی جاتی ہے اس میں متعدد کمرے ہیں اور اس حویلی کے ساتھ ایک ایسے بڑا حوض ہے۔ اور یہ پورا مکان پہاڑ کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ عرب کا مشہور مؤرخ مسعودی کہتا ہے کہ جو شخص شام سے حجاز کو آتا ہے اس کی راہ میں ان کے مٹے مٹے نشان اور بوسیدہ کھنڈرات پڑتے ہیں۔

۹ھ میں تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اجاڑ بستیوں سے گذرے تھے۔ مسند احمد میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے میدان میں اترے لوگوں نے ثمود کے گھروں کے پاس ڈیرے ڈالے۔ اور انہی کے کنوؤں کے پانی سے آٹا گوندھا اور ہنڈیاں چڑھائیں تو آپ نے حکم دیا کہ سب ہنڈیاں الٹ دی جائیں اور گوندھے ہوئے آٹے اونٹوں کو کھلا دیئے جائیں، پھر فرمایا یہاں سے کوچ کر و اور اس کنویں کے پاس ٹھہرو جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی اور فرمایا کہ عذاب والی بستیوں میں پڑاؤ نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ ایسے عذاب کے تم بھی شکار ہو جاؤ۔

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم یعنی اہل ثمود اپنے بت پرست پیشرؤں کی طرح بت پرست تھے۔ وہ خدائے واحد کے علاوہ بہت سے معبودان باطل کے پرستار اور شرک میں مبتلا تھے۔ اس لیے ان کی اصلاح اور احقاق حق کے لیے ان ہی کے قبیلہ سے حضرت صالح علیہ السلام کو ناصح، پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا گیا تاکہ وہ ان کو راہ راست پر لائیں۔ ان کو خدا کی نعمتیں یاد دلائیں جن سے صبح و شام وہ محظوظ ہوتے رہتے ہیں اور ان پر واضح کریں کہ کائنات کی ہر شئے خداوند کریم کی توحید اور یکتائی پر شاہد ہے اور یقینی دلائل اور مسکت براہین کے ساتھ ان کی گمراہی کو ظاہر کریں اور بتائیں کہ پرستش اور عبادت کے لائق ذات احد کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنی قوم کو بار بار سمجھاتے اور نصیحت فرماتے رہے مگر قوم پر مطلق اثر نہیں ہوا بلکہ اس کا بغض و عناد ترقی پاتا رہا اور ان کی مخالفت بڑھتی ہی رہی اور قوم کسی طرح بت پرستی سے باز نہ آئی۔ اگرچہ ایک مختصر اور کمزور جماعت نے ایمان قبول کر لیا اور وہ مسلمان ہو گئی مگر قوم کے سردار اور بڑے بڑے سرمایہ دار اسی طرح باطل پرستی پر قائم رہے اور انہوں نے خدا کی دی ہوئی ہر قسم کی خوش عیشی اور رفاہیت کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے کفران نعمت کو اپنا شعار بنا لیا۔ وہ حضرت صالح علیہ السلام کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ صالح علیہ السلام اگر باطل پرست ہوتے تو خدا کے صحیح مذہب کے منکر ہوتے اور اس کے پسندیدہ طریقے پر قائم نہ ہوتے تو آج ہم کو یہ دھن دولت سرسبز و شاداب باغات کی فراوانی، سیم و زر کی بہتات، بلند و عالی شان محلات کی رہائش میوہ جات اور پھلوں کی کثرت، شیریں نہروں اور عمدہ مرغزاروں کی افراط نصیب حاصل نہ ہوتی تو خود کو اور ان کے پیروؤں کو دیکھ کر اور پھر ان کی تنگ حالی اور غربت پر نظر کر کے اور بتلائے کہ خدا کے پیارے اور مقبول کون ہیں ہم یا تم!

حضرت صالح علیہ السلام فرماتے کہ تم اپنی اس رفاہیت اور عیش سامانی پر شیخی نہ مارو اور خدا کے سچے رسول اور اس کے دین برحق کا مذاق نہ اڑاؤ اس لیے کہ تمہارے کبر و غرور اور عناد کا یہی حال رہا تو پل بھر میں یہ سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا یہ ساز و سامان بیشک یہ سب کچھ خدا کی نعمتیں ہیں بشرطیکہ ان کو حاصل کرنے والے اس کا شکر ادا کریں اور سر جھکائیں اور بلاشبہ یہی سامان عذاب و لعنت ہیں۔

ثمود کو یہ بھی حیرانی تھی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ہی میں ایک انسان خدا کا پیغمبر بن جائے اور وہ خدا کے احکام سنانے لگے وہ سخت تعجب سے کہتے کہ کیا ہماری موجودگی میں اس پر خداوند کریم کی نصیحت اترتی ہے یعنی اگر ایسا ہے تو اس کے ہم اہل تھے نہ کہ حضرت صالح علیہ السلام اور کبھی اپنی قوم کے کمزور مسلمانوں سے خطاب کرتے کیا تم کو یقین ہے کہ بلاشبہ حضرت صالح علیہ السلام اپنے پروردگار کے رسول ہیں۔ اور مسلمان جواب دیتے کہ بے شک ہم تو ان کے لائے ہوئے پیغام پر یقین رکھتے ہیں۔ تب یہ منکرین کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم تو اس شے کا جس پر تمہارا ایمان ہے انکار کرتے ہیں۔

قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے بارگاہ الٰہی میں دعا کرنے کی درخواست کی قوم کو دکھانے کے لیے خداوند کریم کوئی نشان دے یہ لوگ مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ دعا کی قبولیت کے بعد اپنی قوم سے فرمایا کہ تمہارا مطلوبہ نشان اونٹنی کی شکل میں موجود ہے۔ دیکھو اگر تم نے اس کو ایذا پہنچائی تو پھر یہ تمہاری ہلاکت کا نشان بن گئی اور خدا تعالیٰ نے تمہارے اور اس کے درمیان پانی کی باری مقرر فرمادی ہے۔ ایک دن تمہارا ہے اور ایک دن اس کا ہے۔ لہٰذا اس میں فرق نہ آئے۔

قرآن کریم نے اس کو ناقۃ اللہ یعنی اللہ کی اونٹنی کہا ہے۔ تاکہ پیش نظر رہے کہ یوں تو تمام مخلوق خداوند کریم کی ہی ملکیت ہے مگر ثمود نے کیونکہ خدا کی ایک نشانی طلب کی تھی اس لیے اس کی موجودہ خصوصیت اور اعزاز نے اس کو ناقۃ اللہ کا لقب دلایا نیز اس کو یہ بھی بتایا کہ یہ نشانی اپنے اندر خاص اہمیت رکھتی ہے لیکن بدقسمت قوم ثمود زیادہ دیر تک اس کو برداشت نہ کر سکی اور ایک روز سازش کر کے قدار بن سالف کو اس پر آمادہ کر لیا کہ وہ اس کے قتل میں پہل کرے اور باقی اعانت کریں

حضرت صالح علیہ السلام کو جب ناقہ کی ہلاکت کا پتہ چلا تو آپ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے بدبخت قوم آخر تجھ سے صبر نہ ہو سکا اب خداوند بزرگ و برتر کے عذاب کا انتظار کر۔ تین روز بعد وہ نہ ٹلنے والا عذاب آئے گا اور تم سب کو تہس نہس کر جائے گا۔

سید آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ثمود پر عذاب آنے کی علامتیں صبح ہی سے شروع ہو گئیں، یعنی پہلے روز ان سب کے چہرے اس طرح زرد پڑ گئے جیسا کہ خوف کی ابتدائی حالت میں ہو جاتا

باقی صـ۳۳ پر

زمانہ ماضی اور حال کی چند جھلکیاں

[illegible] ہارون آباد

پہلے عیب پوشی اور پردہ داری کو سرمایہ داری دینداری خیال کیا جاتا تھا، اب عیب نمائی اور پردہ دری کو جزو ایمان خیال کیا جاتا ہے۔ پہلے امور دین کو کارہائے دنیوی پر مقدم رکھا جاتا تھا اب امور دنیا کو کارہائے دین پر فوقیت دی جاتی ہے۔ پہلے خصائل پسندیدہ اور اعمال برگزیدہ حاصل کرنے کیلئے تحصیل علوم کی جاتی تھی۔ اور اب صرف منصب وجاہ اور حصول دولت کیلئے۔ پہلے جان و مال آبرو پر نثار کئے جاتے تھے اب مال کیلئے آبرو تصدق کی جاتی ہے۔ پہلے پاس خاطر اور دلداری کو رضائے حق خیال کیا جاتا تھا اب دل آزاری اور ایذا رسانی پر فخر کیا جاتا ہے۔ پہلے نیکی کی جاتی تھی اور احسان نہ رکھا جاتا تھا اب نیکی تو کوئی نہیں کرتا احسان البتہ رکھا جاتا ہے۔ پہلے اگر دو دل گرد ملال یا غیظ و غضب سے غبار آلود اور مکدر ہو جاتے تھے تو ان کی صلح و صفائی میں کوشش کی جاتی تھی۔ اب اگر دو شخصوں میں اخلاص کا گمان کیا جاتا ہے تو پوری کوشش کیساتھ آتش کدورت ان میں بھڑکائی جاتی ہے۔

پہلے دور میں کمینے اور بے وقوف عقلمندوں کے محتاج تھے اب یہ لوگ کمینوں کے محتاج ہیں۔ پہلے حکام اور امراء علماء اور فقراء کی صحبت کی طرف میلان طبع رکھتے تھے اور اب علماء و فقراء حکام اور امراء کی صحبت کے متلاشی ہیں۔ پہلے زمانہ میں محققین و کاملین کا دور دورہ رہا تھا اور زمانہ موجودہ میں جاہلوں کا دور ہے۔ پہلے زمانہ میں اہل عیوب کی عیب پوشی کی جاتی تھی۔ اور اب بے عیبوں پر عیب لگا کر اس کے اظہار و اشتہار پر زور دیا جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں ہنرمند اپنے حسب پر اظہار عجز کیا کرتے تھے۔ اور اب اہل عیوب بھی اپنے نسب پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں اہل بطلان کو سزا ملتی تھی اور اس زمانہ میں اہل ایمان مستحق عقوبت اور گرفتار مصیبت ہیں۔ پہلے سوال اور طمع کو عار خیال کیا جاتا تھا اب پیشہ اور کام سمجھا جاتا ہے۔ اس سے پہلے جو سزائیں گناہ گاروں کیلئے لازم تھیں اب وہ بے گناہوں کے حصے میں آ گئیں۔ پہلے خدا کا نام خدا کے واسطے لیا جاتا تھا اب محض مکر و ریا کے واسطے۔ پہلے اہل دولت قابل شخصیتوں کو تلاش کیا کرتے تھے اب مسخروں کے طالب رہتے ہیں۔ پہلے لوگوں کو محبت درکار تھی اب صرف دولت پہلے عیب کو عیب سمجھا جاتا تھا اور اب ہنر، بے گانگی کو یگانگی پر تفوق اور اخلاق پسندیدہ کا نام و نشان تک نہ رہا۔ دانش وافر اور بے مقدار، دانشمند محتاج نان خوار.........

مسلمانو! ان اقوال کو پڑھ کر دیکھو؟ کیا واقعی اس طرح تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو پھر سوچو کہ کس چیز نے یہ چیزیں پیدا کی ہیں۔ خدا کیلئے ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھ کر اپنے لئے دنیا و آخرت کو سنوار لو۔ بعد میں کوئی حیلہ بہانہ نہیں ہوگا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا۔
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔

پیغمبروں کی ایجادیں

جاوید اقبال.........شجاع آبادی

کشتی ــــ حضرت نوح علیہ السلام
کنگھی ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام
سوئی ــــ حضرت ادریس علیہ السلام
شیشہ ــــ حضرت سلیمان علیہ السلام
صابن ــــ حضرت صالح علیہ السلام
پل ــــ حضرت یوسف علیہ السلام
زرہ بکتر ــــ حضرت داؤد علیہ السلام

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

پردہ کا مسئلہ

محمد منظور ——— کراچی

س:۔ ہمارے مکان میں دو کمرے ہیں۔ والدین کے علاوہ دو بھائی بھی ہیں جو شادی شدہ نہیں ہیں، میری بیوی میری چچازاد ہے، چھوٹے سے مکان میں میرے بھائیوں سے پردہ کرنا میری بیوی کے لئے مشکل ہے، تاہم ان کے سامنے یا کسی اور غیر محرم کے سامنے کھل کر نہیں آتی اور نہ سامنے بیٹھتی ہے لیکن ان کو روٹی پکا کر کھلاتا اور دوسرے معاملات کرنے پڑتے ہیں۔ اتنی گنجائش نہیں کہ الگ مکان بنالیں۔ ایک تو دعا فرمائیں کہ مسئلہ حل ہوجائے اور دوسرا اس مسئلہ کا حل فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے، کیا میرے لئے سب سے پہلے مکان بنانا ضروری ہے؟

ج:۔ ان سے چادر کا پردہ کافی ہے، ان کے سامنے حتی الوسع چہرہ نہ کھولا جائے، بلا ضرورت اور بے تکلف بات نہ کی جائے بس اتنا کافی ہے، اگر الگ مکان کی گنجائش ہو، اور والدین بھی ناراض نہ ہوں تو یہ سب سے اچھا ہے، ورنہ پہلی صورت مجبوری کی ہے۔ واللہ اعلم۔

انشورنس کمپنی کی نوکری

محمد احسن ——— کراچی

س:۔ انشورنس کمپنیاں ہمارے ملک میں کام کر رہی ہیں کسی بھی پوسٹ کے لئے نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ ان کا نظام سود پر چلتا ہے، اس لئے ان کی ملازمت جائز نہیں۔

س:۔ ہمارے محلہ کی مسجد میں نماز جمعہ ایک صاحب پڑھاتے ہیں، اور وہ امام صاحب اسٹیٹ لائف میں نوکری کرتے ہیں آپ اسلامی طریقۂ زندگی کے لحاظ سے جواب دیں کہ ان کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

ج:۔ ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ واللہ اعلم۔

استغفار کریں

رشید احمد ——— لاہور

س:۔ ایک شخص ایک سرکاری بنک میں بطور چپراسی ملازم تھا۔ دوران ملازمت اس نے مکان تعمیر کرنے کے لئے پچاس ہزار روپیہ قرض لیا۔ یہ قرض بلا سود تھا۔ یہ قرض پھر قسطوں میں مذکورہ ملازم کی تنخواہ سے وضع کیا گیا۔ اب وہ شخص ملازمت سے ریٹائر ہوچکا ہے، اور تھوڑی بہت محنت مزدوری کرکے اپنا گذارا اوقات کر رہا ہے۔ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ بنک سے قرض لے کر بنائے گئے مکان میں مذکورہ شخص کے لئے رہنا حرام ہے اور نہ کوئی دوسرا شخص اس گھر میں بطور مہمان رہ سکتا ہے۔ آپ یہ فرمائیں کہ:۔

۱۔ کیا مذکورہ شخص کا اس مکان میں رہنا جائز ہوگا یا نہیں؟

۲۔ مذکورہ شخص کا کوئی عزیز یا رشتہ دار اس گھر میں مہمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر مذکورہ مکان میں رہنا ناجائز ہے تو پھر اس مکان کا کیا کیا جائے؟

ج:۔ یہ مسائل تو مکان بنانے سے پہلے دریافت کرنے کے تھے، اب تو بس استغفار کے سوا اس کا کیا تدارک ہوسکتا ہے۔

نفل بیٹھ کر پڑھنا

فاطمی ——— کراچی

س:۔ ایک بھرے ہوئے پانی کا گلاس اگر چار انگلیوں سے پنجے کی طرح پکڑا جائے یعنی ہتھیلی کی پشت اوپر کی جانب ہو اور انگلیاں کھڑی نیچے کی جانب ہوں تو کیا گلاس کا پانی مکروہ ہوجائیگا؟

ج:۔ نہیں تو۔

س:۔ عشاء کی وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھنا مردوں کیلئے کہاں تک درست ہے؟

ج:۔ جائز ہے مگر ثواب آدھا ملے گا۔

گانوں کا سننا

محمد احمد ——— کراچی

س:۔ قومی نغمے، ملّی نغمے (گانے) وغیرہ جس میں عورتوں کی آوازیں اور مردوں کی آوازیں شامل ہوں اور میوزک (موسیقی) اپنے عروج پر ہو اور عورت اور مرد ایک ساتھ آواز ملا کر گائیں تو ایسے گانے سننا یا سنانا اور اس کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ میرا ایک دوست ہے جس نے ایک عالم سے جو ایک بڑی مسجد کے امام بھی ہیں، پوچھا تو ان امام صاحب نے اس کو جائز قرار دیا ہے جبکہ میرا دل اس کو نہیں مانتا، برائے مہربانی اس کا جواب جلدی سے دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ج:۔ ایسے نغموں اور گانوں کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں، میرا ذہن تسلیم نہیں کرتا کہ کوئی عالم دین ان گانوں کو جائز کہہ سکتا ہے۔

پردہ کی شرعی حیثیت

ایک بہن ——— کراچی

س:۔ پردہ کی شرعی نوعیت کیا ہے؟

ج:۔ فرض ہے۔

س:۔ پردہ نہ کرنے والیوں کے لئے کیا وعید آئی ہے؟

ج:۔ گنہگار ہیں۔

س:۔ ترک پردہ صرف گناہ ہے یا گناہ کبیرہ ؟

ج:۔ گناہ کبیرہ

س:۔ پردہ کس عمر میں فرض ہوتا ہے ؟

ج:۔ بلوغ یا قریب بلوغ کی عمر ہونے پر۔

س:۔ خالو، پھوپا، چچازاد، ماموں زاد، پھوپازاد بھائی، خالہ زاد نیز والد کے چچا، تایا، پھوپا اور خالہ زاد بھائی یعنی لڑکی کے رشتے کے چچا، تایا، پھوپا وغیرہ، ان تمام رشتوں میں سے کن سے پردہ نہیں ہے ؟

ج:۔ والد کے چچا تایا سے پردہ نہیں باقی سب سے ہے۔

س:۔ کس کس سے پردہ نہیں ہے؟

ج:۔ جس سے نکاح نہیں ہو سکتا اس سے پردہ نہیں۔

س:۔ چونکہ محرموں میں شوہر کا نام بھی ہے، اسلئے اگر کوئی اس بات کو بنیاد بنا کر یہ کہے کہ ”پردہ شادی کے بعد فرض ہے“ یہ بات غلط ہے یا درست ؟

ج:۔ غلط ۔

س:۔ اگر لڑکی اپنی مرضی سے شرعی پردہ کرتی ہے اور باپ اسے روکے تو ”باپ کی اطاعت کرے یا اللہ کے حکم کی“ کیونکہ پوچھنے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ ایک حدیث جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ”باپ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے“ اب اگر کوئی دینی مسئلہ درپیش ہو، ایک طرف خدا کی ناراضگی اور دوسری طرف باپ کی ناراضگی تو ایسے وقت میں کونسا راستہ اختیار کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہوں ۔ کیا اللہ کو راضی کرنے کے لئے باپ کی ناراضگی مول لی جا سکتی ہے کہ نہیں؟

ج:۔ جہاں اللہ و رسول کا حکم ٹوٹتا ہو وہاں والدین کی اطاعت نہیں ۔ واللہ اعلم ۔

س:۔ باپ اگر اس حد تک خفا ہو کہ اگر پردہ کرے گی تو مجھے ابو نہ کہے گی تو اب پردہ کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا حکم ہے؟ جبکہ سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۱۵ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:۔ ”اگر وہ دونوں تم پر دباؤ ڈالیں کہ تم میرے ساتھ

باقی صفحہ ۳۰ پر

قادیانی کمیونسٹ اور صوبہ بلوچستان

میر شکور خاں، لاہور

مرزا غلام قادیانی نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے یہ بات بخوبی سمجھتا تھا کہ اس قسم کا دعویٰ ایک ہنگامہ برپا کر دے گا اور علماء کرام اس کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کر دیں گے لہٰذا مسلمانوں کے غیض و غضب سے بچنے کے لئے ضروری تھا کہ انگریزی حکومت کی پناہ حاصل کی جائے، اور ان کی حکومت کے زیر سایہ امت مسلمہ میں انتشار پیدا کیا جائے، چنانچہ پہلی جنگ عظیم کے دوران جب بغداد اور بیت المقدس وغیرہ پر انگریزوں کا قبضہ ہوا تو صرف قادیانی گروہ ایسا تھا جس نے انگریزوں کی فتح پر خوشیاں منائیں اور چراغاں کیا۔ یہی نہیں بلکہ قادیانیوں کے پیشوا نے کھل کر اعتراف بھی کیا کہ انگریزی حکومت کی ترقی سے ہماری ترقی وابستہ ہے اور جہاں جہاں انگریز قبضہ کریں گے ہمارے لئے اپنے نظریات کے پرچار کرنے کا راستہ مسلسل کھلتا چلا جائے گا اور حقیقت بھی یہ ہے کہ کسی طاغوتی حکومت کے ماتحت ہی قادیانی آزادانہ اپنا کام کر سکتے ہیں، کسی مسلم حکومت کے ماتحت اسلام کے خلاف کام کرنا اور اس کی جڑیں کھوکھلی کرنا ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قیام پاکستان کی شدید مخالفت کی اور اس کے مقابلہ میں انگریزوں اور ہندوؤں کا بھرپور ساتھ دیا، مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

”میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلینڈ کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی جانب پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں“۔

لیکن جب تمام تر مخالفت کے باوجود پاکستان معرض وجود میں آ گیا تو قادیانیوں کو یہ خدشات لاحق ہو گئے کہ اب مسلمان ان کے لئے آزادانہ کام کرنے کا وہ سنہری موقع چھین لیں گے جو انہیں انگریزی دور حکومت میں حاصل تھا۔ پاکستان کا قیام ہی درحقیقت ان کے خیالات و نظریات کی شکست تھی چنانچہ ابتداء ہی سے قادیانیوں کا یہ مطمع نظر رہا تھا کہ پاکستان کے تمام عہدوں پر وہ فائز ہوں یا ان کے اشاروں پر چلنے والے ہوں، یہی وجہ ہے کہ وزیر خارجہ جیسا انتہائی اہم اور حساس عہدہ قادیانیوں کے قبضے میں چلا گیا، جس نے بعد میں اپنے ہم مسلک افراد کو بڑی سرعت سے آگے بڑھایا، اس غرض کے لئے جہاں اور بہت سے اہم شعبوں میں قادیانی نفوذ کر گئے وہیں فوج تک میں بھی قادیانی بہت بڑی تعداد میں شامل ہو گئے، اصل مقصد یہ تھا کہ رفتہ رفتہ ملک کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا جائے اور مسلمانوں کو خود ان کے اپنے ہی ملک میں بے اثر بنا دیا جائے۔

اس کے علاوہ قادیانیوں کی نگاہیں صوبۂ بلوچستان کی جانب بھی لگی ہوئی تھیں، جس کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ وہاں کی آبادی بہت ہی کم تھی اور اس کے برعکس رقبہ بہت زیادہ تھا۔ لہٰذا قادیانی وہاں کے مسلمانوں کو اپنا ہم مشرب بنا کر کم از کم صوبہ بلوچستان کو ضرور اپنا صوبہ بنا لینا چاہتے تھے ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء کو قادیانی پیشوا نے کوئٹہ میں ایک ”خطبہ“ دیا جس میں صاف اور واضح الفاظ میں ان خیالات کا اظہار کیا۔

”برٹش بلوچستان ———— جواب پاکی بلوچستان

ہے ــــــ کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ یہ آبادی اگرچہ دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے، مگر یونٹ ہونے کے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا میں جیسے افراد کی قیمت ہوتی ہے، یونٹ کی بھی قیمت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کا کانسٹی ٹیوشن ہے۔ وہاں اسٹیٹس سینیٹ کے لئے اپنے ممبر منتخب کرتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی اسٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے یا ایک کروڑ ہے۔ سب اسٹیٹس کی طرف سے برابر ممبر لیے جاتے ہیں، الغرض پاکی بلوچستان کی آبادی ۵ ــ ۶ لاکھ ہے اور اگر ریاستی بلوچستان کو ملا لیا جائے تو اس کی آبادی ۱۱ لاکھ ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک یونٹ ہے اس لئے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے، زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے ــــــ یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہماری بنیاد مضبوط نہ ہو۔ پہلے بنیاد مضبوط ہو تو پھر تبلیغ پھیلتی ہے۔ پس پہلے اپنی بنیاد مضبوط کر لو۔ کسی نہ کسی جگہ اپنی بنیاد بنا لو، کسی ملک میں ہی بنا لو ــــــ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنا لیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے اور یہ بڑی آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔"

قادیانی پیشوا کے عزائم کا اس اقتباس سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے، کہ کس طرح وہ صوبہ بلوچستان کو قادیانی بلوچستان بنانے کے منصوبے بنا رہے تھے لیکن قادیانی گروہ صوبہ بلوچستان کو محض قادیانی صوبہ بنانے پر ہی اکتفا نہ کرتے بلکہ اگر خدانخواستہ قادیانی صوبہ بلوچستان میں اپنے ان مقاصد میں کامیاب ہو جاتے تو پھر وہ صوبۂ بلوچستان کو قادیانی ریاست بنائے بغیر کبھی نہ رہتے، اس مقصد کیلئے ارتقائی عمل اختیار کیا جا سکتا تھا۔ یہ ارتقائی عمل رفتہ رفتہ کنفیڈریشن تک پہنچتا اور پھر یہ ارتقائی عمل مکمل علیحدگی اور خود مختاری پر منتج ہوتا۔ اسی لئے اس حقیقت سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک میں کنفیڈریشن کا کچھ عرصے سے جو پرچار ہو رہا ہے، اس سے قادیانیوں ہی کے عزائم کی تکمیل ہو رہی ہے۔ پھر یہ بات بھی نہیں نہ بھولنی چاہئے کہ روس ہماری سرحدوں پر دستک دے رہا ہے اور کمیونزم آئے دن پاکستانی سرحدوں پر بمباری کر کے اسلام کو سرعام للکار رہا ہے۔ وہ کمیونزم ــــــ جس کا خالق مارکس ایک یہودی تھا اور یہودیوں اور قادیانیوں کے گٹھ جوڑ سے بھلا آج کون واقف نہیں؟ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض علماء کرام کی جانب سے اس خدشے کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے کہ کمیونسٹوں کی جانب سے ہونے والی تخریب کاری میں قادیانی بھی ملوث ہو کر اپنی "حب الوطنی" کا بھرپور ثبوت دے رہے ہیں۔ ۲۱ اکتوبر کے روزنامہ "مشرق" لاہور میں اس سلسلے میں ایک خبر شائع ہوئی تھی جو من وعن پیش خدمت ہے۔

"حکیم صوفی حسین احمد لدھیانوی صدر انجمن ارشاد المسلمین نے ایک مقامی اخبار میں شائع ہونے والے قادیانی اقلیتی راہنما مرزا طاہر احمد کے معاندانہ بیان کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ مرزا طاہر احمد کے بیان سے یہ بات اب ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ قادیانی اقلیت کمیونسٹوں کے لئے سرگرم عمل ہے۔ مرزا طاہر کی تجویز کہ روس کو بلوچستان کی راہداری دینا چاہیے، اس کے اندر چھپے روس نواز ہونے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ مرزا طاہر امریکی امداد کی بندش کے تو خلاف ہیں لیکن روس کو بلوچستان دے دینے کا مشورہ دے کر قادیانی مملکت بنانے کی دیرینہ خواہش کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی اقلیت کے افراد کا دھماکوں میں ملوث ہونے کے خدشات جو کہ ختم نبوت کے راہنماؤں نے ظاہر کئے تھے، مبنی بر حقیقت ہیں۔ آج کل قادیانی روس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ افغانستان کے قبضے کے بعد تبلیغ اور تخریب کاری کی راہیں ان کے لئے کھل جائیں گی۔ انہوں نے پاکستانی مسلمانوں کو خبردار کیا کہ قادیانی گروہ کو پاکستان سے قطعاً محبت نہیں، اس لئے ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ انہوں نے تشویش ظاہر کی کہ ایک مقامی اخبار عرصہ سے قادیانیوں کے نظریات کی تشہیر کر رہا ہے۔"

روس کے توسیع پسندانہ عزائم کوئی نئے نہیں، بلکہ اپنی

ایک الگ سیاہ تاریخ رکھتے ہیں۔ انہی توسیع پسندانہ عزائم کا یہ شاخسانہ ہے کہ ازبکستان، قازقستان، سمرقند اور بخارا جیسی تاریخی اہمیت کے علاقے کمیونزم کے بوجھ تلے دبے چلے آرہے ہیں۔ یہ بخارا وہی بخارا ہے جہاں امام بخاریؒ پیدا ہوئے اور جن کا معروف مجموعہ احادیث "بخاری شریف" کہلاتا ہے۔ سمرقند اور بخارا وغیرہ تو ایک طرف رہے، اب یہی کمیونزم اپنی نام نہاد عظمت کے جھنڈے گاڑنے افغانستان چلا آیا ہے جس سے خود پاکستان کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں اور وہ بھی بالکل اسیطرح اسلام کا توہین کر رہے ہیں جسطرح کمیونزم کا پجاری لینن مذہب کو افیون قرار دے کر براہ راست اسلام پر ضرب کاری لگایا کرتا تھا، افغان مجاہدین کی جدوجہد آزادی کے وہ اس لئے سخت مخالف ہیں، کیونکہ افغان مجاہدین کے جذبہ جہاد نے کمیونسٹوں کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں اور ان کے جذبہ جہاد سے جہاں روس کے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے وہاں مجاہدین کی کامیابی کی صورت میں عالم اسلام میں بھی جوش و ولولہ کی ایک نئی لہر دوڑ اٹھے گی جو کہ یقیناً قادیانیوں کی موت کے مترادف ہوگی۔ قادیانی مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے کس قدر خوفزدہ ہیں، اس کا اندازہ مرزا غلام قادیانی ہی کی سطور سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے:

"اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

چنانچہ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ قادیانیوں کو افغانستان میں روسی کمیونسٹوں کی فتح مطلوب ہے اور اسی لئے وہ پاکستانی کمیونسٹوں کے ہم نوا و ہم پیالہ دکھائی دیتے ہیں عجب نہیں کہ جب راولپنڈی سازش کیس کے نتیجے میں ملک میں اشتراکی انقلاب برپا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی (اور جس کے نتیجے میں کمیونسٹوں کی ادبی تنظیم "انجمن ترقی پسند مصنفین" اور کمیونسٹ پارٹی آف پاکستان پر پابندی عائد کی گئی) تو اس میں بھی قادیانیوں کا ہاتھ ہو، کیونکہ اس دور میں قادیانیوں کا کافی زور تھا اور پھر فوج میں بھی ان کی کثیر تعداد موجود تھی۔

روس کے افغانستان میں آنے کے دراصل دو بڑے اسباب ہیں۔ اول خلیج پر کنٹرول حاصل کرنا اور دوم کمیونزم کا پوری دنیا پر تسلّط قائم کرنا۔ اس مقصد کے لئے پاکستان بالخصوص صوبہ بلوچستان اس کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہاں سے اس کے عزائم کی باآسانی تکمیل ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روسیوں کی یہ شدید خواہش ہے کہ وہ مکران کی پانچ میں سے کسی ایک یا دو بندرگاہوں تک رسائی حاصل کریں۔ گوادر، پسنی، جیوانی، مارا اور سونمیانی میں سے گوادر سب سے بڑی بندرگاہ ہے، جب کہ پسنی دوسرے نمبر پر ہے اور یہ دونوں بندرگاہیں خلیج سے نسبتاً زیادہ قریب ہیں، پھر حصول تعلیم کی غرض سے بلوچ طلباء کو روس نے جا کر ان کی برین واشنگ کی طرف بھی روس اسی لئے بھرپور توجہ دے رہا ہے، قادیانیوں اور روسیوں کی بلوچستان میں دلچسپی کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اس خدشہ کو ہرگز نہیں جھٹلایا جا سکتا کہ قادیانی اب صوبہ بلوچستان کو قادیانی ریاست بنانے کے لئے کمیونسٹوں کا اپنا ہمدرد و ہم نوا سمجھنا شروع ہو گئے ہیں اور روس بھی اسلام کو راستے سے ہٹانے کے لئے قادیانیوں کو ایک قادیانی ریاست بنا کر دینے میں بالکل اسی طرح دلچسپی لے رہا ہے جس طرح اس سے قبل وہ عربوں کے علاقے پر امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مل کر اسرائیل قائم کر چکا ہے۔ یہ خدشہ اس لئے بھی زیادہ جڑ پکڑ جاتا ہے جب امریکہ بھی روس کی طرح اسلام کو اپنی بقا کے لئے خطرہ سمجھتا ہو، امریکہ کے سابق صدر نکسن کی کیرنسٹ لیڈر بریژنیف سے ہونے والی اس خط و کتابت کو قطعی بغیر ہرگز نہیں رہا جا سکتا جس میں صدر نکسن نے عالم اسلام

باقی ص ۲۳ پر

نعت

جنونِ عشق کا حد سے گذر جانا عینِ ایمان ہے
"سرِ مقتل بھی اُنؐ کا ذکر کرنا عینِ ایمان ہے"

اجل بھی ایک رحمت ہے مگر ان کے لئے جن کا
"نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عینِ ایمان ہے"

وہ جن سے آپؐ گذرے رحمتوں کی بارشیں کرتے
انہی پُر نور راہوں سے گذرنا عینِ ایمان ہے

وفورِ شوقِ دید روضۂ اطہر میں آنکھوں سے
گُہر بن کے اشکوں کا بکھرنا عینِ ایمان ہے

مسلماں کا محمدؐ کی اطاعت اور محبت میں
اگر جینا عبادت ہے تو مرنا عینِ ایمان ہے

شفارش اپنی اُمت کے گنہ گاروں کی بخشش کی
توقّع آپ ہی سے صرف کرنا عینِ ایمان ہے

عبد الحق تمنا

قادیانی نبی اور برطانوی نجومی

جناب محمد احمد مجاہد، ننکانہ صاحب

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین جو مشہور مقدمہ جناب محمد اکبر خان صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولپور کی عدالت میں دائر تھا، ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو مسلمانوں کے حق میں اس کا فیصلہ ہوا۔ اس مقدمہ میں نبی اور نبوت کی تعریف بھی زیر بحث آئی۔ محمد اکبر خان صاحب نے اپنے فیصلہ میں تحریر فرمایا کہ نبی اور مقام نبوت کی جو تعریف میں نے ایک رسالہ میں پڑھی ہے، میرے خیال میں اس سے بہتر اور تعریف نہیں ہو سکتی۔ آگے تحریر فرماتے ہیں کہ صاحب مضمون لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم نبوت کی حقیقت اور ماہیت کو تو نہیں جان سکتے، لیکن قرآن کریم نے مقام نبوت کا جو تصور پیش کیا ہے وہ اس قدر عظیم اور بلند ہے کہ ساری کائنات اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے، نظر آتی ہے، نبوت کا مقام اس قدر عظیم الرتبت ہے کہ اس کے تصور سے روح میں بالیدگی، نگاہوں میں بصیرت، ذہن میں جلاء، قلب میں روشنی، خون میں حرارت، بازوؤں میں قوت، ماحول میں درخشندگی، فضا میں تابندگی اور کائنات کے ذرہ ذرہ میں زندگی کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ نبی کا پیغام انقلاب آفریں، دین و دنیا کی سرفرازیوں اور سربلندیوں کا امین ہوتا ہے، وہ مُردوں کی بستی میں صور اسرافیل پھونک دیتا ہے، اس سے قوم کے عروق مفلوج میں پھر سے خون حیات رقص کرنے لگ جاتا ہے، وہ اپنی ملت کو ذلت کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے، وہ اپنی ہوشربا تعلیم اور محیر العقول عمل سے باطل کے تمام نظامہائے کہنہ کی بنیادیں اکھیڑ کر آئین کائنات کو ضابطہ خداوندی پر منتشق کر دیتا ہے۔ اس سے زندگی ایک نئی کروٹ لیتی ہے، آنسو بھری آنکھیں ملتی ہوئی اٹھتی ہیں اور ولولے جاگ اٹھتے ہیں، ایمان کی حرارتیں دلوں میں سوز اور جگر میں گداز پیدا کرتی ہیں۔ روح کی مسرتوں کے چشمے ابلتے ہیں، قلب و جگر کی نورانیت کی سوتیں پھوٹتی ہیں، تازہ امیدوں کی کلیاں چٹکتی ہیں، زندہ مقاصد کے غنچے چٹکتے ہیں اور اس خوش بخت قوم کا صحن چمن دامان صد باغبان و کف ہزار گلفروش کا فردوسی منظر پیش کرتا ہے۔ حکومت الٰہیہ کا قیام اس کا نصب العین اور قوانین خداوندی کا نفاذ اس کا منتہا ہوتا ہے، جب اس کے ہاتھوں خدا کی بادشاہت کا تخت اجلال بچھتا ہے تو طاغوتی طاقت پہاڑوں کی غاروں میں منہ چھپاتی پھرتی ہے۔ جور و استبداد کے قصر فلک بوس کے کنگورے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ طغیان و سرکشی کے آتشکدے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھیوں کی قدوسی جماعت کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے باہر نکلتا ہے تو فتح و ظفر اس کی رکاب چومتی ہے، شوکت و حشمت اس کے جلو میں چلتی ہے، سرکش اور خود پرست قوتیں اس کے خدائے واحد القہار کا کلمہ پڑھتی ہیں۔ خدا اور اس کے فرشتے ان انقلاب آفریں ملکوتی کارناموں پر تحسین و تبریک کے پھولوں کی بارش کرتے ہیں۔"

مرزا قادیانی! اب ہمارے سامنے ایک کذاب مدعی نبوت مرزا قادیانی آتا ہے، جس کی ساری عمر انگریز جیسی ابلیسی سیاست کی حامل قوم کی غلامی کی تلقین و تاکید میں گذر جاتی ہے، جو تیئس[۲۳] برس تک اپنی باون کتب میں مدعی نبوت کو کاذب، کافر، لعنتی، مسیلمہ کذاب کا بھائی اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا رہا۔ مرنے سے چند برس پیشتر ۱۹۰۱ء میں کھلم کھلا نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ نبی اور نبوت کی تعریف گنتی کے چار الفاظ میں بیان کرتا ہے:

(۱) اپنی کتاب "چشمہ معرفت" کے صفحہ ۱۸۰ پر لکھتا ہے "ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنی اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی نظیر نہ ہو اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔ کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔"

(۲) دوسری کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے کہ "نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی زبان میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اس لفظ کو "نابی" بھی کہتے ہیں اور یہ لفظ "نابا" سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا... ...... پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں۔ تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں"

مرزا غلام احمد قادیانی بزعم خود اس وجہ سے نبی کہلانے کا مستحق ہے کہ اس نے کثرت سے پیشگوئیاں کیں اور مرزا صاحب کے خیال کے مطابق وہ پوری ہو گئیں اور وہ اس وجہ سے نبی بن گیا۔ گویا نبی کا دنیا میں سوائے پیشگوئیاں کرنے کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ جس کو دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ گویا نبی بھی ایک بہت بڑا نجومی ہوتا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ لہٰذا بقول مرزا غلام احمق اگر دنیا میں نبی کا کام پیشگوئیاں کرنا ہی ہے تو نبوت کا قصہ پاک ہو گیا اور نبوت ایک بے معنی چیز ہو کر رہ گئی۔ مرزا صاحب "آئینہ" میں لکھتے ہیں "مدعی کاذب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے، یہی توریت کی" بطور نمونہ مرزا صاحب کی چند پیشگوئیاں لیجئے۔

(۱) مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور الہامی طور پر پیشگوئی کی کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد بعض بابرکت عورتیں میرے نکاح میں آجائیں گی لیکن ۱۸۸۶ء کے بعد تا دم مرگ مرزا صاحب کے نکاح میں ایک عورت بھی نہ آئی۔ لہٰذا پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔

(۲) مرزا صاحب نے الہامی طور پر پیشگوئی کی کہ "میر

منظور محمد کے گھر لڑکا پیدا ہوگا، جس کے نو نام ہوں گے۔ لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی جو مرزا صاحب کی رسوائی کا موجب بنی۔

(۳) مرزا صاحب نے اپنی کتاب "تحفۃ الندوۃ" کے صفحہ پر لکھا کہ میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے، لیکن مرزا صاحب ستر برس تک بھی نہ پہنچے پیشگوئی غلط نکلی جو مرزائی امت کی ذلت و رسوائی کا باعث بنی۔

(۴) مرزا صاحب کا ایک الہام "تذکرہ" طبع اول صفحہ پر درج ہے "بکر و ثیب" یعنی مرزا نے کہا کہ میرے خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ دو عورتیں تیرے نکاح میں لاؤں گا۔ ایک کنواری ہوگی دوسری بیوہ (کنواری کے ساتھ تو ۱۸۸۴ء میں شادی ہوگئی) مرزا صاحب "تریاق القلوب" صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ کنواری بیوی سے تو اولاد موجود ہے، بیوہ کے الہام کی انتظار ہے" لیکن زندگی بھر مرزا صاحب کا کسی بیوہ سے نکاح نہ ہوسکا۔

(۵) جنوری ۱۹۰۳ء کو جب مرزا صاحب کی بیوی حاملہ تھی تو آپ نے اپنی کتاب "مواہب الرحمٰن" کے صفحہ ۱۳۹ پر لکھا کہ: میرے چار لڑکے ہیں اور پانچویں کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔ مرزا صاحب رسوا ہوئے اور ذلت اٹھانا پڑی۔

(۶) مرزا صاحب نے ۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا کہ "میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا" تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ایک یوم بعد پھر لکھا کہ زلزلہ آئیگا۔ بیس یوم بعد پھر ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو اشتہار دیا کہ قیامت خیز زلزلہ آئے گا۔ دس یوم بعد احمق ۱۹۰۵ء کو گھر کا سامان لے کر باغ میں چلے گئے۔ زلزلے کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے لیکن زلزلہ نہ آیا، اس کے نو ماہ بعد یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو اشتہار دیا کہ قیامت خیز زلزلہ جلد آنے کو ہے۔ آٹھ روز بعد ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو پھر اشتہار دیا کہ زلزلہ آنے والا ہے۔ اس کے بائیس روز بعد ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک نظم کے ذریعے پھر قیامت خیز زلزلے کی اطلاع دی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۱ پر لکھا کہ میں نے آئندہ زلزلے کی نسبت جو پیش گوئی کی ہے، وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں ہے، اگر میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی زندگی میں کوئی زلزلہ نہ آیا۔ پیش گوئی غلط نکلی۔ مرزا صاحب ذلیل و رسوا ہوئے۔

(۷) امرتسر شہر میں مرزا صاحب نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو پیش گوئی کی کہ پادری عبداللہ آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک پندرہ ماہ کے اندر اندر مرجائے گا۔ اگر پادری عبداللہ آتھم پندرہ ماہ کے اندر نہ مرے تو (۱) مجھے ذلیل کیا جائے (۲) میرا منہ کالا کیا جائے (۳) میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھ کو پھانسی دی جائے۔ لیکن پادری آتھم مرزا صاحب کی پیش گوئی کے مطابق پندرہ ماہ کے اندر نہ مرا۔ تاریخ مقررہ پر عیسائیوں نے آتھم کا شاندار جلوس نکالا، جو مرزا صاحب کی انتہائی ذلت و رسوائی کا موجب بنا۔

انگلستان کا مشہور پیشن گو (نجومی)

اب ہم مرزا صاحب کے ہم عصر نجومی چیرو کی پیشن گوئیوں کو لیتے ہیں جو سب سچی نکلی تھیں۔ ایک طرف قادیان کا "مدعی نبوت" دوسری جانب انگلستان کا نجومی ہے۔

انگلستان کا مشہور پیشن گو جس کا اصلی نام کاؤنٹ ہیمن تھا۔ اس کا انتقال ۱۹۳۶ء میں ہوا۔ اس کی وفات پر تیج ویکلی ۱۰ دسمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۹ پر ایک مضمون بعنوان "چیرو کی پیش گوئیاں" شائع ہوا تھا۔ ہندوستان کے دوسرے رسائل کے علاوہ ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ ضلع سرگودھا نے ماہ جنوری ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں اس مضمون کو ان الفاظ میں درج کیا۔

"ابھی چند ماہ گذرے ہیں کہ مشہور پیشن گو چیرو جس کا اصلی نام کاؤنٹ لوئی ہیمن تھا۔ فوت ہوا ہے۔ اس کی موت کے واقعے نے بہت سی اہم پیشگوئیاں از سر نو دنیا کے سامنے پیش کردی ہیں۔ جو اس نے بعض برسر آوردہ شخصیتوں کے متعلق کی تھیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ چیرو کی بہت سی پیشگوئیاں حرف بحرف سچی نکلیں، مگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس پراسرار ہستی نے یہ قدرت اور طاقت کیونکر حاصل کی تھی۔ بہرحال اس کی چند پیش گوئیاں قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) چیرو نے پیش گوئی کی تھی کہ کنگ ایڈورڈ ہشتم اور مسز سمپسن کی محبت کے معاملات ان کی تاجپوشی کو خطرے میں ڈال دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲) چیرو نے پیش کی تھی کہ "لارڈ کچنر کی موت پانی میں ڈوبنے سے ہوگی"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳) چیرو نے پیش گوئی کی کہ اٹلی کا بادشاہ ہمبرٹ قتل ہوگا یہ بالکل صحیح ثابت ہوا۔

(۴) چیرو نے پیش گوئی کی کہ کنگ ایڈورڈ ہفتم کی عمر

باقی صفحہ ۳ پر

مغلظات مرزا

مرزا قادیانی کا گالی نامہ

حضرت مولانا نور محمد صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ۱۹۳۵ء میں مرزا قادیانی کی تمام کتب سے حوالہ جات اکٹھے کرکے اس کی شرافت کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا تھا اس کتاب کو پڑھنے والا یہ جاننے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ مرزا قادیانی میں شرافت نام کی کوئی چیز نہ تھی، عرصہ ہوا اسے مرکز نے شائع کیا تھا۔ اب دوبارہ ٹنڈو آدم سندھ کی جماعت نے اسے شائع کیا ہے۔ ہر عالم دین کے پاس ہونا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ جات سے پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

(۱) دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ
حضوری باغ روڈ ملتان۔

(۲) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی جامع مسجد ٹنڈو آدم سندھ

ختم نبوت اور مثنوی مولانا روم رح

ایک قادیانی مبلغ کا مغالطہ

مرسلہ محمد اسلم ناظم مجلس حیات المسلمین ہارون آباد

(۱) بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود

مثل اونے بود و نے خواہند بود

ترجمہ۔ آپ خاتم النبیین اس لیے ہوئے ہیں کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا اور نہ آئندہ آپ کی مثل ہوں گے۔

(۲) چونکہ در صنعت بُرد استاد دست

نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

ترجمہ: جب کوئی استاد فن صنعت میں دوسروں سے فائق ہوتا ہے تو کیا تم اس کو بطور مدح یہ نہیں کہتے کہ یہ صنعت تم پر ختم ہے۔

اعتراض قادیانی ان اشعار سے یوں مطلب نکالتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم النبیین کہا گیا ہے تو اس لحاظ سے نہیں کہ سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو گیا بلکہ اس اعتبار سے کہ انبیاء کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے پس آپ کا خاتم الانبیاء ہونا اس بات کا مانع نہیں کہ آپ کے بعد اور انبیاء مبعوث ہوں مگر وہ آپ کے برابر با کمال نہ ہوں۔ قادیانی مبلغ ان اشعار کی یوں تمثیل بیان کرتے ہیں کہ کسی کامل الفن استاد کو جو کہتے ہیں کہ تم پر یہ صنعت ختم ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم سا کامل الفن نہ پہلے ہوا ہے نہ آئندہ ہو گا اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آئندہ اس صنعت کا ماہر مطلقاً کوئی پیدا نہ ہو گا اور یہ صنعت دنیا سے ناپید ہو جائے گی۔

جواب مولانا کے کلام سے یہ مفہوم اخذ کرنا سراسر نادانی ہے اول تو یہ مفہوم ان اشعار سے جب اخذ ہو سکتا تھا کہ یہاں خاتم کے اکمل و افضل کے معنی میں منحصر ہونے کے اثبات اور خاتم بمعنی زماناً کی نفی صراحتاً ہوئی حالانکہ ایسا نہیں ہے دوسرے یہ مفہوم اخذ کرنا جب صحیح ہوتا کہ مثنوی کے کسی دوسرے مقام سے یا مولانا کے احوال زندگی سے ثابت ہوتا کہ وہ ختم نبوت کے قائل نہ تھے یہ امر بھی محال ہے بلکہ مثنوی کے دیگر مقامات سے ختم نبوت فرمانا کی تائید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اسی کے مقام میں چند اشعار اوپر یہ شعر گزرا ہے جس میں بالتصریح آپ کے عقیدہ ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے ۔

تا زراد خاتم پیغمبراں

بود کہ یہ خیز وزلب مہرگراں

تیسرے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت جب پیش آتی ہے کہ پہلے نبی کی شریعت مردہ ہو چکی ہو۔ مگر مولانا کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ شریعت کبھی بھی مردہ نہ ہو گی۔ پھر کیونکر باور ہو سکتا تھا کہ مولانا کسی اور نبی کے مبعوث ہونے کا امکان مانتے چنانچہ فرمایا ہے

مصطفیٰ را وعدہ کرد الطاف حق

گر بمیری تو نمیرد ایں سبق

حقیقت میں یہ بیان کا موقع ہی ایسا ہے کہ قائل کے نزدیک پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زماناً خاتم النبیین ہونا مسلم ہو۔ پھر وہ کہے کہ آپ زماناً تو خاتم ہیں ہی۔ مگر آپ کی اس خاتمیت میں ایک گراں قدر نکتہ یہ بھی مرکوز ہے کہ آپ ہر پہلو سے خاتم ہیں۔ تمام کمالات کے خاتم ہیں۔ علو مرتبہ اور قرب حق کے خاتم ہیں۔ جیسے کسی شاعر نے آپ کے ختم نبوت سے آپ کے لاثانی قرب پر شاعرانہ استدلال کیا ہے اور خوب کیا ہے ۔

اوّل زہمہ بشکل نور آمدہ

ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ

اے ختم رسل قرب تو معلوم شد

دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

سچ پوچھو تو مولانا نے اس مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو جس قوت و شوکت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کی روح ہی ختم نبوت کا مفہوم ہے۔ اگر یہاں اس مفہوم کی نفی مقدر سمجھی جائے تو پھر یہ افضلیت کا بیان نہیں بلکہ بحث عقائد کا ایک باب سمجھو جائے گا ھذا ما عندی اللہ اعلم بالصواب

(شرح مثنوی)

بنوں میں قادیانی فیکٹری کی

مصنوعات کا بائیکاٹ

بنوں نمائندہ ختم نبوت بنوں میں قادیانیوں کیخلاف اسلام سرگرمیوں کی سرکوبی اور قادیانیوں کی مشہور کمپنی شیزان کے بائیکاٹ کی مہم زور و شور سے جاری ہے اور جامعہ مدینہ تجوید القرآن بنوں کے طلباء نے شہر بھر کے مساجد اور دیگر عوامی جگہوں پر پوسٹر آویزاں کئے اور بائیکاٹ لٹریچر تقسیم کیا نیز قاری حضرت گل خطیب جامع مسجد حق نواز خان نے مختلف جگہوں بازار احمد خان، شاہ دیو، طور کلہ وار سلرمیت جیل اور بنوں شہر میں جلسوں سے خطاب کیا اور مرزائیوں کے اسلام دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو خبردار کیا جس کی وجہ سے خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا ہے اور اب دکانوں سے شیزان کی مصنوعات غائب ہونا شروع ہو گئی ہیں نیز قاری حضرت گل نے شہر کے مختلف ڈیلروں سے رابطہ قائم کر کے ان سے اپیل کی ہے کہ وہ شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور ان کو نہ منگوائیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ہم مکمل بائیکاٹ کریں گے اسی طرح قادیانیوں کے اور دیگر کافروں کے درمیان فرق والے پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے ہیں ۔

بزمِ ختم نبوت

اپیلنٹ کمشنر فیصل آباد کی قادیانیت نوازی

ناصر اقبال کوٹ فرید ۔ سرگودھا

روزنامہ جنگ لاہور کے شمارہ نمبر ۳۳۲ – ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء کے صفحہ نمبر ۸ کالم نمبر ۵ میں ایک خبر شائع ہوئی جس کے مطابق کمشنر انکم ٹیکس نے تحریک جدید اور انجمن احمدیہ ربوہ کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا۔

اپیلنٹ کمشنر فیصل آباد ڈویژن نے یہ موقف اختیار کیا کہ انجمن احمدیہ اور تحریک جدید رفاہی اسلامی ادارے ہیں۔ جن کے فنڈز کو وہ تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کرتے ہیں اگرچہ انکم ٹیکس سرکل چنیوٹ نے متذکرہ فیصلے کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے تاہم اپیلنٹ کمشنر فیصل آباد کے متعلق یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ وہ مرزائی نہیں تو مرزائی نواز ضرور ہے جس نے فیصلہ کرتے وقت یہ بھی خیال نہ کیا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ کے تحت وہ اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر بھی نہیں کر سکتے جب مرزائی مسلمان ہی نہیں اور مذہب کی تبلیغ و تشہیر بھی نہیں کر سکتے تو ان کی انجمنیں اسلام کی کیا تبلیغ کریں گی۔ مجھے امید ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپیلنٹ کمشنر فیصل آباد کی معطلی کے متعلق حکومت پاکستان سے مطالبہ کرے گی نیز ایسے شخص کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی ہونی چاہیئے میں حکومت سے بھی مطالبہ کروں گا کہ وہ تعزیرات پاکستان کو سامنے رکھ کر کام کرنے والے آفیسروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے اور قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ خواہ وہ کوئی بھی محکمہ ہو۔

اب میں مستقل قاری ہوں

حافظ ظہور الدین مدثر — بھکر

میں ہائی اسکول بھکر کا طالب علم ہوں اور چک ستو والا کا رہنے والا ہوں۔ میں تعلیم حاصل کر کے واپس جا رہا تھا کہ اچانک ختم نبوت پر نظر پڑی۔ میں نے یہ رسالہ خرید لیا جس میں عجیب و غریب مضامین پائے اس رسالہ نے مرزائیوں کے ٹکڑے اڑا دیے۔

اب میں ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں اور جب میں اپنی تعلیم سے فارغ ہوتا ہوں تو ختم نبوت کا مطالعہ کرتا ہوں اور اس کے مضامین اپنے اسکول کے دوستوں کو آگاہ کرتا ہوں۔

جس نے نہیں پڑھا اس کی زندگی ادھوری

عبدالجبار (دریا خان) ۔ حال سرگودھا

دل بہت دن سے مجبور کر رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں لیکن مصروفیات کی وجہ سے لیٹ ہو گیا آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور یہ انسان کی زندگی کا ایک جزء ہے جس نے یہ نہ پڑھا تو میرے خیال کے مطابق اس کی زندگی ادھوری ہے اور اس کی سچی! تیں پڑھ کر دل بہت ہی خوش ہوتا بلکہ کام کرنے کو دل بھی نہیں چاہتا دل چاہتا ہے کہ رسالہ ہی پڑھتے رہو اور اس کا ایک مضمون انسان کی حیات کا مقصد تو بہت ہی اچھا لگا ویسے مضمون بہت اچھے اور مناسب لگتے ہیں میری دعا ہے کہ خدا آپ کو اس سے بھی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔

ہماری بستی میں شیزان کا بائیکاٹ

افسر خان سیٹر کھلا بٹ ٹاؤن شپ

رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ دور جدید میں فتنہ قادیانیت کو نیست و نابود کرنے میں جو رسالہ نے کردار ادا کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ آپ حضرات اسلامی تعلیمات کے متعلق سوالات بھی رسالہ میں تحریر کروایا کریں کیونکہ اس سے سکول کے طلباء اور طالبات میں بھی پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا میں بھی رسالہ پڑھ کر اپنے دوستوں کو دیتا ہوں اور وہ بڑی خوشی سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں اگر میری میری اس خواہش کو پورا کر دیا جائے تو شاید رسالہ کی اشاعت میں اضافہ ہو ہمارے قصبہ کے لوگوں نے شیزان کا بالکل بائیکاٹ کر دیا ہے کیونکہ یہ قادیانی فیکٹری سے تیار ہوتی ہے اس لئے ہم اس کے پینے کو حرام تصور کرتے ہیں۔

پڑھنے کیلئے مسابقت

منیر گل ۔ منگلور مانسہرہ

رسالہ ختم نبوت کو میں یکم جنوری ۱۹۸۷ء سے وصول کر رہا ہوں یہ رسالہ میرے والد صاحب کو اتنا پسند ہے کہ جتنی تعریف کروں کم ہے اور جب یہ رسالہ ان کو ملتا ہے تو ان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور یہ رسالہ سب سے پہلے ہمارے گھر میں آیا تھا۔ اور اب گاؤں منگلور میں کافی حد تک مقبول ہو گیا ہے اس رسالے کو میرے سب بہن بھائی پڑھتے ہیں اور کبھی کبھار وہ آپس میں جھگڑ جاتے ہیں ایک کہتا ہے کہ میں پہلے پڑھوں۔ اور دوسرا کہتا کہ میں پہلے پڑھوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔

ہم دل لگی سے پڑھتے ہیں

حافظ محمد سعید دوآبہ میانوالی۔

میں رسالہ ختم نبوت کا مکمل قاری ہوں۔ اور بڑی خوشی ہوتی ہے جب چچا جان لے کر آتے ہیں۔ اور ہم اسے بڑی خوشی اور دل لگی سے پڑھتے ہیں۔ اور فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے (آمین)

ایمان تازہ ہو جاتا ہے

محمد الیاس صدیقی بھاول نگر

آپ کے بین الاقوامی رسالہ ختم نبوت کو پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھتی ہے اور گستاخان رسول مرزائیوں کی تخریبی کاروائیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکابرین تحریک ختم نبوت کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس ناسور کو سو دفعہ کر ذلیل و رسوا کیا۔

رسالہ بدستور چل رہا ہے بھاول نگر میں شیزان ایک گالی بن چکا ہے اور اس سے نفرت بڑھتی جارہی ہے ہم مبلغین ختم نبوت کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے اس محاذ پر کمال کر دیا ہے۔ تمام احباب کو سلام

پسندیدہ رسالہ

شاہد مصطفیٰ، محمد سلیم، محمد ساجد، گورنمنٹ ہائی سکول کالونی نمبر 2 آدم

الحمدللہ ہمارا پسندیدہ اور قادیانیوں کے جہنم رسیدہ رسالہ ختم نبوت ہمیں باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ مزید ترقی کی منزلیں طے کرے (آمین)

مرزائیوں کا ناک میں دم

جاوید اقبال شجاع آباد

تین چار دن پہلے اپنے دوست حافظ ثناء اللہ صاحب سے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھنے کا اتفاق ہوا بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے یہ رسالہ جاری کر کے مرزائیوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ خدا آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔

رسالہ روز بروز دلچسپ ہوتا جارہا ہے

صفدر حسین کلیاہ داخلی چہرہ ضلع اسلام آباد

عرصہ تین سال سے آپ کا جاری کردہ رسالہ ختم نبوت پڑھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں اور یہ ختم نبوت کی برکت اور آپ حضرات کی انتھک قربانیوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ یہ رسالہ روز بروز دلچسپ ہوتا جا رہا ہے اور خدا گواہ ہے کہ رسالہ پڑھ کر دل میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک نیا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ختم نبوت کے منکروں سے جہاد کرتے ہوئے اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کر دوں۔ خدا ہمارا حامی و ناصر ہو

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

قابل مبارکباد

نصر اللہ

آپ کا ہفت روزہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ بہت مبارکباد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو ختم نبوت کے عظیم کام کو کر رہے ہیں۔ کالج میں پانچ مرزائی میرے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پہلے پہل قرآن کے بارے میں ہمیں زیادہ معلومات نہیں تھیں لیکن جب سے ختم نبوت انٹرنیشنل پڑھنے لگے ہیں، میں اور میرے دوست ان مرزائیوں کو بہت خراب کرتے ہیں۔ اب وہ اپنے آپ کو مرزائی کہلوانے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے

شیزان کے بائیکاٹ کا اعلان

عبدالستار گوروبازار ننکانہ صاحب

میں الحمدللہ پرچہ ختم نبوت کا قاری ہوں۔ پرچہ پابندی سے مل رہا ہے۔ بہت اچھا رسالہ ہے۔ میں بڑی شدت سے اس کا انتظار کرتا ہوں۔ جب سے آپ نے شیزان کے بائیکاٹ کی مہم چلائی ہے اس کے بہت سے فوائد اور اچھے نتائج سامنے آئے ہیں میں نے اپنی دکان میں شیزان رکھنا بند کر دی۔ مرزائیوں سے مجھے شدید نفرت ہے۔ ماشاء اللہ ملک میں ختم نبوت کے جیالے اور جانباز خوب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ میں نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ کبھی شیزان کی بوتلیں دکان پر نہیں رکھوں گا۔ میں تمام مسلمانوں سے یہی گزارش کروں گا کہ وہ بھی اپنے اپنے مقام پر شیزان بائیکاٹ مہم میں بھرپور حصہ لیں اور عشق مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ثبوت دیں۔

قانون کے ہاتھ حرکت میں کیوں نہیں آتے

معظم علی لاہور

لاہور کی مشہور سڑک علامہ اقبال کے عین اوپر مرزائیوں کی ایک عبارت گاہ ہے جس پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ بہت بلندی پر لکھا ہوا ہے۔ حیرت ہے کہ قانون کے ہاتھ مرزائیوں کی اس جسارت پر حرکت میں کیوں نہیں آرہے۔

آپ نے مشن کو رواں دواں رکھا ہے

محمد صابر مجاہد شاہ فیصل کالونی کراچی

بندہ ناچیز آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ شاہ فیصل کالونی میں ایک بدنام قبل یک قادیانی مسلمانوں میں اپنا لٹریچر تقسیم کر رہا تھا پولیس نے مسلمانوں کے احتجاج پر اسکو گرفتار کر لیا۔

جناب عالی! اس دعا ہے کہ ہم جیسے کم عمر لوگ جو اسلام سے زیادہ واقف نہیں ہوتے وہ اس طرح کے لٹریچر سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ قادیانی مسلمانوں اور پاکستان کے ازلی دشمن ہیں۔ اس ناسور کو تو بالکل ختم کر دینا چاہیے۔ ہماری دعائیں آپ کے اور رسالہ ختم نبوت کے ساتھ ہیں۔ آپ نے نامساعد حالات کے باوجود عشق رسولؐ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تیزی سے اپنا مشن منزل کی طرف رواں دواں رکھا ہے۔

نہ گھبراؤ مسلمانوں خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے، ابھی قرآن باقی ہے

رسالہ ختم نبوت کا بڑی بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ رسالہ ختم نبوت کی باقی صفحات پر

مرتب : سہیل باوا

نونہالان ختم نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

قرآن پاک کو صبح شام پڑھا کرو!

محمد حنیف اعوان جماعت ششم چکیاہ مانسہرہ

میرے عزیز بھائیو! قرآن پاک خدا تعالیٰ کی سچی کتاب ہے جو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جس طرح ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں، اسی طرح یہ کتاب بھی آخری کتاب ہے ہم کو چاہیئے کہ صبح و شام اس کی تلاوت کریں۔

پیارے باتیں

محمد عبداللہ شیخ نومسلم طول شہر!

- توحید مسلمانوں کے لئے ایمان کی جڑ ہے
- اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں کی کامیابی ہے
- شریعت پر عمل کرنا مسلمان کے لئے امن ہے۔
- جہالت پر چلنا انسان کے لئے بربادی ہے۔
- اتفاق سے رہنا مسلمان کی شان ہے۔

پڑھیئے اور مسکرائیے

محمد ارشد اعوان مرادپور رحیم یار خان

قادیانی جلسہ، قادیانیوں کا کوئی جلسہ تھا۔

ان کا ایک بڑا مقرر بڑے زور شور سے تقریر کر رہا تھا۔ کہ دیکھو! انسان اور حیوان میں کتنا بڑا فرق ہے کہ انسان ازل سے ترقی کرتا چلا آرہا ہے مگر حیوان ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ اب آپ گدھے کو ہی دیکھ لیجئے۔ جیسے پہلے تھا، ویسے ہی آج آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہے۔

کھانا کھانے کے موضوع پر دوستوں میں بات چیت ہو رہی تھی۔ ان میں سے ایک دوست بولا کھلانے پلانے کے معاملے میں میرے والد صاحب کا جواب نہیں ہے جو بھی آئے، وہ اسے کچھ نہ کچھ ضرور کھلاتے پلاتے ہیں۔ دوسرا دوست بولا۔ اچھا پھر تو تمہارے والد صاحب بہت ہی امیر ہوں گے۔ ارے وہ کیا کام کرتے ہیں۔ تو دوست نے جواب دیا کہ وہ ایک ہوٹل (ریسٹورنٹ) میں بیرے ہیں۔

میرا کلیجہ تب ٹھنڈا ہوتا....

محمد زاہد گورنمنٹ اسکول شیر پور مانسہرہ

میں کلاس نہم کا طالب علم ہوں تین ہفتوں سے رسالہ ختم نبوت بڑے شوق سے پڑھتا ہوں جس میں بڑی معلوماتی باتیں ہیں۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی کے خلاف ہم سب کو مل کر جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے تاکہ قادیانیت کا نام و نشان تک باقی نہ رہے کیونکہ مرزا نے ہمارے پیارے رسول ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں کیں ہیں انہیں دیکھ کر انسان کا خون جوش مارتا ہے۔ افسوس کہ مرزا خود نہ مرتا بلکہ اس کا سر اڑا دیتا تو میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا۔

مت کہا

محمد جاوید شاہ اسٹیل ٹاؤن کراچی

- بات بات پر قسم مت کہا۔
- بخیل کے یہاں دعوت مت کہا۔
- ہر کسی کے سامنے مت کہا۔
- بازار میں کھڑے ہو کر مت کہا۔

استاد کی عظمت

عزیز اللہ سلطان کوٹ سبی

استاد وہ شخصیت ہے جس کو آقا مالک روحانی باپ بلکہ سکندر کے الفاظ میں باپ سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے بعد عظیم شخصیت استاد ہی ہے۔

پھر کیوں نہ ہم استاد کی عزت کریں۔ استاد کی عزت کو ہم ہر بات سے ترجیح دیں۔ اس کا احترام کرنا ہم پر اہم فرض بنتا ہے۔ اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے

بلکہ اس بات سے پرہیز کریں۔ جس سے وہ منع کرے تبھی تو ہم بھلائی اور علم حاصل کر سکیں گے کیونکہ استاد ہمیشہ برائی سے منع کرتا ہے ہم بھی اس کے روکنے سے رکیں۔ استاد ایک بادل کی مانند ہے وہ اکثر علم کی روشنی برساتا رہتا ہے۔ استاد علم کی وجہ سے باکمال اور عظیم شخصیت بنتا ہے انسان کو نابینائی سے بینائی بخشتا ہے جس طرح ایک نابینا راستے کو نہیں دیکھتا۔ اسی طرح بے علم صراط مستقیم سے بھٹکتا رہتا ہے۔ اور جس طرح شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ بے علم نتوان خدا را شناخت یعنی بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ استاد ایک بے علم نابینا کو جب بینا اور باعمل بنا دیتا ہے تو پھر اس کی عزت کیوں نہ کریں۔ اس سے خدا و رسول ﷺ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور سارا معاشرہ سنور جاتا ہے۔

لطیفہ

محمد جاوید شاہ اسٹیل ٹاؤن کراچی

ماں: ارے منے سے ہمارا رو رہا ہے اسے چپ کراؤ۔

بیٹا: میں بہت مصروف ہوں۔

ماں: تم کیا کر رہے ہو؟

بیٹا: منے سے بسکٹ چھین کر کھا رہا ہوں۔

نفع بخش سودا

محمد قدیر شہزادہ۔ ننکانہ صاحب

صہیب رومی ایک بہت بڑے تاجر تھے جو شرف بہ اسلام ہو چکے تھے قریش مکہ کے مظالم انتہا کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ

کی طرف سے ہجرت کا حکم ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت فرما گئے۔ تو باقی مسلمانوں نے بھی رخت سفر باندھا جب صہیبؓ رومی ہجرت کو تیار ہوئے۔ تو قریش مکہ نے انہیں آگھیرا۔ اور ساتھ ایک نرالا حق جتلایا صہیب جب تو مکے میں آیا تھا، تو مفلس و قلاش تھا یہاں رہ کر تو نے ہزاروں روپے کمائے۔ آج تو یہاں سے جاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ سب مال و زر لے جائے، تو کبھی نہیں ہو سکتا۔

اس انوکھی منطق پر صہیبؓ حیران نہیں ہوئے کیونکہ وہ جانتے تھے یہ لوگ کس قماش کے آدمی ہیں انہیں ایمان سب مال و دولت سے زیادہ عزیز تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر میں اپنا سارا مال و متاع تمہیں دے دوں، تب مجھے جانے دو گے۔

قریش بہت خوش ہوئے، سب نے یک زبان ہو کر کہا، ہاں، صہیبؓ سارا مال ان کے حوالے کر کے خالی ہاتھ یثرب کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور دربار رسالت میں پہنچ کر سارا واقعہ بیان کیا حضورؐ نے یہ قصہ سن کر فرمایا۔
بے شک اس سودے میں صہیبؓ نے نفع کمایا۔

موت کی موت

محمد یٰسین ارائیں۔ نواب شاہ

دوزخ میں ہمیشہ کے لئے کافر، مشرک اور منافق جائیں گے۔ اور رہیں گے اور ان کو اس میں کبھی موت نہ آئے گی، نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مریم کی آیت پڑھی، اور اس کے بعد حسرت کی تفسیر میں فرمایا کہ "موت جسم و صورت دے کر لائی جائے گی گویا کہ شکل و صورت میں سفید مینڈھا ہو گی جس میں سیاہ داغ بھی ہوں گے، اور وہ جنت اور دوزخ کے درمیان والی دیوار پر کھڑی کی جائے گی، پھر جنت والوں کو آواز دی جائے گی، اے جنت والو! وہ نظر اٹھا کر دیکھیں گے پھر اہل دوزخ کو آواز دی جائے گی۔ اے دوزخ والو! یہ سن کر وہ بھی نظر اٹھا کر دیکھیں گے۔ اس کے بعد ان تمام اہل جنت اور اہل دوزخ سے سوال ہو گا۔ کہ کیا تم اس کو پہچانتے ہو، وہ سب جواب دیں گے، ہاں پہچانتے ہیں، یہ موت ہے۔ اس کے بعد سب کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے کہ اب موت نہ آئے گی موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ اس وقت اہل جنت کی خوشی اور اہل دوزخ کا رنج بے انتہا ہو گا۔

مرزا قادیانی کہاں ہے؟

عابد شہزاد جماعت ششم غازی کوٹ مانسہرہ

آج لوگ سوال کرتے ہیں کہ مرزا کہاں ہے؟
جلدی آؤ مرزائیو میں تم کو بتاتا ہوں کہ
مرزا کہاں ہے؟
اے میرے نبی کے دشمنو! وہ دیکھو مرزا دوزخ میں خوب جل رہا ہے۔
مرزائیو تمہاری کامیابی صرف اس میں ہے کہ تم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ۔

جواھر پارے

مرسلہ: حافظ محمد حسین بکرا پیڑی کراچی

○ موت کیلئے ہر وقت تیار رہو کیونکہ وہ جس وقت آئے گی اسکو ٹال نہیں سکو گے۔
○ غمگین کے چہرے پر محبت کی نگاہ ڈالنا عبادت ہے
○ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب دوسروں کے دکھ میں بہائے جائیں۔
○ کسی کا دل نہ دکھاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔
○ تو اس دنیا میں دار آخرت کی طرف چلنے والا ایک مسافر ہے تیرے سفر کی ابتداء مہد اور انتہا لحد ہے
○ تیری عمر کا ہر برس منزل، ہر مہینہ فرسنگ ہر دن میل اور ہر قدم سانس ہے۔
○ نیک دل انسان دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرنے سے نہیں چوکتے صندل اس کلہاڑے کا منہ بھی خوشبودار کر دیتا ہے جو اسے کاٹتا ہے۔

سب سے پہلا حساب

واجد علی گوجر جماعت ششم بٹر بالا مانسہرہ

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کا حساب ہو گا ہمارے استاد صاحب نے فرمایا کہ ہمارے شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز صفدر صاحب نے فرمایا ہے کہ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔ اور حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل کا حساب ہو گا۔

بحضور رحمۃ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مرسلہ: حافظ محمد حسین بکرا پیڑی کراچی

آدم کیلئے فخر یہ عالی نسبی ہے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
پاکیزہ تر از عرش و سما جنت فردوس
آرام گہ پاک رسول عربیؐ ہے
آہستہ قدم نیچی نگہ پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربیؐ ہے
اے زائر بیت نبویؐ! یاد رہے یہ
بے قاعدہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے
کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبیؐ کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبیؐ ہے
بجھ جائے ترے چھینٹوں سے اے ابر کرم آج
جو آگ میرے سینے میں مدت سے لگی ہے

ہمارے مانسہرہ میں رسالہ بہت مقبول ہے

رخسانہ انجم — مانسہرہ

آج کل از حد خوشی ہوتی ہے بزم میں نئے نام آ رہے ہیں اور مضامین بھی اچھے جا رہے ہیں۔ ہمارے مانسہرہ میں تو رسالہ بہت مقبول ہو چکا ہے۔ اکثر گھروں اور دکانوں میں لوگوں کو پڑھتے دیکھ کر مسرت ہوتی ہے۔ حنیف ندیم صاحب کا قلم تو پھول بکھیرتا ہے۔ میری ان کو قلم کی طرف سے دلی مبارکباد۔

برطانیہ کی لیبر پارٹی کے ایم پی نے قادیانی جلسے کی صدارت سے انکار کردیا

گلاسگو کے مسلمانوں کا قادیانی مرکز کے سامنے زبردست مظاہرہ

گلاسگو پولیس نے قادیانیوں کو ہوٹل میں جلسے کی اجازت نہیں دی ——!

(۱) گلاسگو میں ۲۹ نومبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار کرسٹی سینٹر کے قریب ایک ہوٹل میں قادیانیوں نے ایک جلسہ کا انتظام کیا تھا اور بہت سے دعوت نامے جاری کیے جس میں ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا تھا اور اس جلسے کی صدارت گلاسگو کی لیبر پارٹی علاقہ ہل ہیڈ کے ایم۔پی مسٹر جارج کو صدارت کے لیے بلایا گیا تھا۔ قادیانیوں نے جس ہوشیاری کے ساتھ دعوت نامے جاری کئے تھے ان کو دیکھ کر لوگ دھوکے میں پڑ گئے کیونکہ قادیانیوں نے "احمدیہ جماعت مسلم" کا نام استعمال کیا تھا۔ جب اس بات کی خبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجاہدوں کو ہوئی تو وہ حرکت میں آگئے انہوں نے جلسے کی صدارت کرنے والے لیبر پارٹی کے ایم۔پی مسٹر جارج سے رابطہ قائم کرکے ان کو قادیانیوں کے بارے میں معلومات مہیا کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی گروہ مسلمان نہیں ہے اور انہیں پاکستان کی قومی اسمبلی میں ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کو مسلمانوں کا نام استعمال کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ چنانچہ لیبر پارٹی کے ایم۔پی نے قادیانیوں کے جلسے کی صدارت سے انکار کردیا۔ لیبر پارٹی کے ایم۔پی کو اس بات سے بہت دکھ ہوا کہ قادیانیوں نے اس کا نام غلط استعمال کرکے شہرت حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے در پس اثنار........ ۲۰ نومبر جمعۃ المبارک کی شام کو لیبر پارٹی کے ایم پی نے گلاسگو کی سنٹرل جامع مسجد کے کمیونٹی ہال میں گلاسگو کی تمام مساجد کے نمائندوں اور پاکستانی کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"سب سے پہلے میں آپ لوگوں سے بہت معذرت خواہ ہوں کہ میرا نام قادیانیوں نے اپنے دعوت نامے میں صدارت کے لیے استعمال کیا اور مجھے دھوکے میں رکھا۔ جب مجھے ان قادیانیوں کی حقیقت معلوم ہوئی تو مجھے بہت صدمہ ہوا کہ جب ان لوگوں کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے اور پھر پوری دنیا کے مسلمان ان قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو پھر یہ اپنے آپ کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کو کیوں دھوکہ دے رہے ہیں۔ لیبر پارٹی کے ایم پی نے گلاسگو میں مقیم پاکستانیوں کو پورا پورا یقین دلایا ہے کہ آئندہ وہ قادیانیوں کے جھانسے میں بالکل نہیں آئیں گے اور وہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں گے۔ لیبر پارٹی کے ایم پی نے اپنی تقریر کے آخر میں پاکستان کے ایک نوجوان سماجی کارکن اور گلاسگو کے ممتاز تاجر جناب چوہدری محمد سرور صاحب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی معلومات میں اضافہ کرکے ان کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچالیا، ورنہ مسلمانوں کے جذبات بہت مجروح ہوتے۔

(۲) گزشتہ دنوں جب گلاسگو کے قادیانیوں نے کرسٹی سینٹر ہوٹل میں اپنا جلسہ کرنا چاہا تو پولیس نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی چنانچہ قادیانیوں نے گلاسگو میں اپنا مرکز جو گلاسگو آرٹ گیلری کے بالکل نزدیک ارگائل اسٹریٹ پر واقع ہے جلسہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام کو اطلاع ملی تو مجاہد ختم نبوت جناب حاجی محمد صادق صاحب جو گلاسگو کے ممتاز تاجر بھی ہیں ان کے علاوہ جناب محترم شیخ عبدالغنی، حافظ طاہر منصور، جناب اعجاز تسلیم، جناب عمران صاحبان کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں پاکستانی اور عربی مسلمانوں نے قادیانیوں کے مرکز کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ جس سے قادیانیوں کے در و دیوار لرز اٹھے۔ نعرہ تکبیر، تحفظ ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعرے گونج رہے تھے۔ قادیانی اس قدر گھبرا گئے کہ انہیں پولیس کا سہارا لینا پڑا۔ گلاسگو کا یہ کامیاب ترین مظاہرہ تھا جس کا قادیانی تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجاہدوں نے نماز مغرب قادیانیوں کے مرکز کے سامنے فٹ پاتھ پر پڑھی۔ مجاہدین ختم نبوت نے تین گھنٹے تک سرد موسم میں قادیانیوں کے مرکز کے سامنے اپنے جذبۂ ایمانی کا پورا پورا ثبوت دیا اور مسیلمۂ پنجاب کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا اور گلاسگو کے قادیانیوں پر یہ ثابت کردیا کہ مسیلمۂ پنجاب کو برطانیہ میں بے نقاب کرکے لوگوں کو ان کی اصلیت سے آگاہ کرتے رہیں گے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ جو خود کو تو مسلمان سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ ایسے گروہ کا سرکوبی کرنا اور مؤثر طریقے کے ساتھ اس گروہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

(۳) گلاسگو کے ممتاز عالم دین مولانا مفتی مقبول احمد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اب خدا کے فضل و کرم سے لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکز قائم ہوچکا ہے اور الحمدللہ اب برطانیہ میں ہر شہر میں ختم نبوت کا کام بھی بڑی تیزی سے ہورہا ہے۔ جس سے قادیانیوں کو بڑی ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ ہر شہر میں مجاہد کے رضاکار قادیانیوں کے تعاقب میں مصروف کار ہیں۔ مولانا مفتی مقبول احمد صاحب نے مزید کہا ہے کہ جو لوگ قادیانیوں کے بارے میں اپنے دلوں میں نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ اپنے ایمان کے بارے میں فکر کریں۔ مرزائیوں کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کی تھی اسی طرح ہمیں بھی مرتدوں کی سرکوبی کرنی چاہیے تاکہ یہ فتنہ ختم ہوجائے انہوں نے مزید کہا کہ ختم نبوت کے ان شہداء کو نہ بھولیں جن کی بے لوث قربانی سے یہ مسئلہ حل ہوا۔ پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو بنا اس کے ۲۷ سال کے طویل عرصہ کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ ۹۰ سال کا مسئلہ ۲۷ سال کے بعد پاکستان کی سرزمین پر حل ہوا جس کی مٹی لاکھوں شہیدوں کے خون سے سیراب ہوئی ہے۔ پاکستان کے بعد یہ لوگ اب برطانیہ کو اپنا وطن بنا رہے ہیں۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے بھاگ کر لندن آچکا ہے، اب تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین بھی برطانیہ کے ہر شہر میں

بٹگرام میں
ہفت روزہ
ختم نبوت
مولانا نجم الدین صاحب
خطیب جامع مسجد مدنی جھائی بازار
سے حاصل کریں

اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کو شکست پر شکست دے رہے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب برطانیہ کی سرزمین بھی ان پر تنگ ہو جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کا کوئی ملک بھی ان لوگوں کو پناہ نہیں دے گا۔

قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں

ڈسکہ (غلام علی ہادر ممبر نامہ نگار ختم نبوت) ۱۸ دسمبر جمعۃ المبارک کو حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب ڈھوکے کی مسجد چمبڑ ناکہ پر ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی انگریزوں کے چیلے ہیں۔ یہ ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔ آپ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایمان پرور واقعہ سنایا کہ انگریز شاہ صاحب سے جیل کے اندر چکی پسوایا کرتے تھے ایک دن جیل سپرنٹنڈنٹ نے شاہ صاحبؒ سے پوچھا کہ کیا اب بھی انگریز اور قادیانیوں کی مخالفت کرو گے؟ بولو کیا چاہتے ہو؟ شاہ صاحبؒ نے فرمایا میں تین باتیں چاہتا ہوں، قرآن کی حفاظت، تم انگریزوں سے نفرت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت۔ مولانا نے کہا کہ ہم ان بزرگوں کی روحانی اولاد ہیں۔ انہوں نے سب مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ کوئی بھی مسلمان قادیانیوں سے لین دین نہ کرے اور ان کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کرے۔

منڈی بہاؤالدین کی مساجد میں منظور کی جانے والی قرارداد

منڈی بہاؤالدین میں گذشتہ جمعہ کو شہر بھر کی مساجد میں علماء کرام نے اپنے خطبہ جمعہ سے قبل فتنہ قادیانیت کے موضوع پر تقریریں اور قرارداد منظور کیں، قرارداد میں کہا گیا تھا کہ یہ عظیم اجتماع ضلعی و اسکا انتظامیہ بالخصوص اے سی صاحب منڈی بہاؤالدین سے مطالبہ کرتا ہے کہ شاہ تاج شوگر ملز کی قادیانی انتظامیہ نے جان بوجھ کر علاقے کے امن کو تباہ کرنے کی مکروہ چالیں چلنے کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے جان بوجھ کر پہلے قادیانی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے مسلمانوں کی علامتی نشانی اور ٹریڈ مارک کلمہ طیبہ

کو استعمال کیا۔ ان کا ایسا کرنا مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لیے تھا جب ان کی اس شرارت کا مسلمانوں نے نوٹس لیا اور ان کے خلاف مقدمہ درج ہو کر قانون کی بالادستی قائم ہوئی تو یہ بات ان کو ایک آنکھ پسند نہ آئی فوراً انہوں نے جناب اکرام اللہ نیازی کو ملز کی ملازمت سے فارغ کر دیا۔ ان کا ایسا کرنا محض حالات کو خراب کرنے کی غرض سے ہے، ضلعی انتظامیہ بالخصوص اے سی صاحب فوری طور پر اس میں مداخلت کر کے ان کو ملازمت پر بحال کرائیں۔

روس اور امریکہ دونوں دہشت گرد قوتیں ہیں

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے قائم مقام امیر اور مرکزی جامع مسجد کے خطیب خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے ریگن گورباچوف مذاکرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پہلے ہی یقین تھا کہ یہ دونوں قوتیں افغان مسئلہ کو حل کرنے میں مخلص نہیں۔ کیونکہ روس اور امریکہ دونوں اسلحہ کے تاجر ہیں اور ان کا مفاد اسی میں ہے کہ مختلف ملک اور قومیں آپس میں لڑیں اور یہ دونوں ایک طرف تو اپنا اسلحہ کھپائیں اور دوسری جانب کمزور ملکوں پر اپنی چوہدراہٹ قائم رکھیں۔ مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ ریگن گورباچوف ملاقات میں مسئلہ فلسطین کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں کیا گیا اور افغانستان کے مسئلہ پر بھی برائے نام اور اخباری بیانات کی حد تک نوک جھونک کا مظاہرہ کیا گیا ہے جو کہ عالم اسلام کو بے وقوف بنانے کیلئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ روس اور امریکہ دونوں کفر کی عالمی دہشت گرد قوتیں ہیں اور اسلام کے انقلابی نظام کے نفاذ سے خائف ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ دونوں طاغوتی قوتیں افغانستان میں حکومت الٰہیہ کے نفاذ کے خطرہ سے لرزہ براندام ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ افغانستان مزاحمتی گروپوں میں توڑ پیدا کر دیں اور ان کی عظیم قربانیوں کو رائیگاں کر دیں۔ کیونکہ اگر افغانستان میں مجاہدین کی قیادت میں شرعی حکومت قائم ہو جاتی ہے تو روس کو ریشا پور تا جکستان سمرقند، تاشقند، بخارا، ماوراء النہر اور دیگر مسلم مقبوضہ ریاستوں کی بیداری اور آزادی کے خطرہ کا سامنا کرنا ہوگا، اور افغانستان و پاکستان کے کمیونسٹ عناصر کی سرپرستی سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا جو کہ افغانستان و پاکستان میں روسی مفادات کے لیے ایجنٹی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ غرض یہ کہ روس کے کمیونسٹ توسیع پسندانہ عزائم کا راستہ رک جائے گا اور امریکہ کو افغانستان میں شرعی حکومت کے قیام سے یہ خطرہ ہے کہ مسلمان ملکوں میں اسلامی انقلابی تحریکوں کو قوت حاصل ہوگی اور پاکستان میں اسلامی انقلاب کے لیے راستہ ہموار ہوگا، اور امریکہ کی غلامی سے آزادی کی جدوجہد کو تقویت ملے گی اور اس کے ساتھ مسئلہ آزادی فلسطین پر امت مسلمہ کو بھرپور توجہ دینے کا موقع ہاتھ آئے گا، اور یہ باتیں مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے مفادات کے سراسر خلاف ہیں۔ مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ قرآن حکیم نے طاغوت کے پاس اپنے فیصلے لے جانے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے مسلمان اپنی قسمتوں کے فیصلے استعمار کے ہاتھوں سے نہ کرائیں بلکہ کفر کی دونوں طاقتوں سے برات کا اعلان کریں۔ مولانا انوار الحق حقانی نے افغان ملت کی سرفروشانہ جدوجہد آزادی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مجاہدین و مہاجرین کے تمام سربراہوں سے اپیل کی کہ وہ اس نازک مرحلہ پر جبکہ ان کی عظیم

قادیانیوں نے اپنا مردہ خود ہی نکلوا دیا

نصیر آباد (سندھ) رپورٹ عبدالمنان چانڈیو۔ یہاں رات کی تاریکی میں قادیانیوں نے اپنا مردہ مسلمانوں کے منع کرنے کے باوجود چوری چھپے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ واقعات کے مطابق نصیر آباد شہر کا ایک قادیانی مر گیا، جب مرزائیوں نے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا ارادہ کیا تو حافظ محمد ثاقب مہتمم جامعہ نصیر آباد نے قادیانیوں کو خبردار کیا وہ مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن نہ کریں۔ اگر دفن کیا تو اسے باہر نکال کر پھینک دیا جائے گا۔ مرزائیوں نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ وہ دفن نہیں کریں گے لیکن انہوں نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا مردہ دفن کر دیا۔ جب صبح حافظ صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کے ایس ڈی ایم کے پاس جا کر شکایت کی اور مسلمانوں کا یہ فیصلہ بھی بتایا کہ اگر قادیانیوں کا مردہ واپس نہ نکالا گیا تو مسلمان خود ہی باہر نکال کر پھینک دیں گے۔ ایس ڈی ایم نے مسلمانوں کو یقین دہانی کرائی کہ وہ جنگل کے ذریعہ مردہ نکلوا دیں گے۔ قادیانیوں کو جب اس فیصلے کا علم ہوا تو وہ اپنا مردہ اکھاڑ کر لے گئے۔

جدوجہد کا میابی و کامرانی کے آخری مقام پر آٹھہری ہے۔ ایمانی فراست اور اسلامی اخوت وبھائی چارہ کو کسی شیطانی قوت کے اشارہ پر تباہ ہونے سے بچائیں۔ انشاء اللہ آزادی ان کا مقدر بن چکی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے

ربوہ: خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ مولانا خدا بخش نے گذشتہ ہفتہ ضلع سرگودھا کا تبلیغی دورہ کیا۔ منڈی شاہ نکدر، سلانوالی، شاہین آباد، ان مقامات پر خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ جب سے عالمی مجلس کا تبلیغی مرکز لندن میں قائم ہوا ہے قادیانی سربراہ مرزا طاہر وہاں بھی پریشان ہے۔ مولانا نے ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا کو لندن دفتر قائم کرنے اور بیرون ممالک میں تبلیغی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں کا صفایا کرے۔ مولانا خدا بخش نے کہا کہ حکومت اپنے جاری کردہ آرڈیننس کی حفاظت کرتے ہوئے ربوہ کے درودیوار سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو صاف کرے اور ربوہ میں رہائش پذیر مسلمانوں کی جان و مال اور عزت آبرو کی حفاظت کرے۔ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے قادیانیوں کے ہفت روزہ "لاہور" پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ یہ رسالہ ہمیشہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور علماء کے خلاف بکواس کرتا ہے، حکومت فوری طور پر اس پر پابندی لگائے۔ مولانا نے کہا کہ ربوہ میں جو لوگ مرزائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہیں حکومت کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو تحفظ دے۔ مولانا نے ان اجتماعات میں عوام سے اپیل کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کریں اور قادیانیت کے خلاف محاذ کو مضبوط بنائیں۔

باطل کے مقابلہ کے لیئے تیار ہو جائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوکوٹ کے امیر جناب نذیر احمد تبسم نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ قادیانی ٹولہ نہ صرف امت مسلمہ کا دشمن ہے بلکہ یہ لوگ پاکستان کے بھی غدار ہیں۔ انہوں نے چاروں صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور قادیانی آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کرائے۔ انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ قادیانی مسلمانوں میں اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ متحد ہو کر پوری قوت کے ساتھ ہر باطل کے مقابلہ کے لیئے تیار ہو جائیں۔

چار قادیانیوں کے خلاف مقدمہ

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) سیالکوٹ کے قریب پولیس تھانہ بھڑیانہ نے چار قادیانی غلام انور، منور، مختار اور مجید کے خلاف موضع کھریہ کی مسجد میں اذان دینے پر مقدمہ درج کیا ہے۔ تاحال کسی ملزم کی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔

ایک قادیانی خاتون کا قبول اسلام

(لاہور۔ پ ر۔ ۱۹ دسمبر) آج دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور میں مسمات حمیدہ بیگم دختر چوہدری سلطان علی، قوم ورک بھکنہ مغلپورہ لاہور نے برضا و رغبت مولانا محمد اکرم طوفانی مولانا محمد احسان مبلغ ختم نبوت لاہور کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کر لیا۔ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا اللہ وسایا نے ان کی استقامت کی دعا کرائی۔

منڈی بہاؤالدین میں
قادیانی اشتعال انگیز کاروائی کر رہے ہیں

انجمن سپاہ صحابہؓ کے راہنما ملک محمد یامین قادری، ملک منظور محمود جمعیت علماء اسلام پاکستان کے رہنما حاجی ارشاد احمد قریشی چوہدری احمد مرتضیٰ ایڈووکیٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حاجی ایم خواجہ رشید، اکرام اللہ خان، حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ بابر یامین، سید صادق حسین انجمن فدائیان صحابہؓ پاکستان کے رہنما الحاج جاوید اقبال چغتائی، ملک ریاض احمد، شیخ غلام مرتضیٰ عبدالخالق چغتائی، ملک افضال احمد، مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے راہنما ملک طاہر محمود انجم، میاں مشتاق احمد ملک محمد تنویر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ قادیانی سرگرمیاں علاقہ میں زبردست اشتعال پیدا کر رہی ہیں۔ قادیانی پاکستان اور اسلام دونوں کے دشمن ہیں۔ اور مقامی انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ خاص کر شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانیوں نے ربوہ کے بعد تبلیغ کا مرکز بنا رکھا ہے مسلمانوں کے ساتھ سخت زیادتی کر رہے ہیں اور خان اکرام اللہ کو ملازمت سے اس لیئے نکالا ہے کہ وہ ختم نبوت کا کام کر رہے تھے۔ قادیانیوں اور مرزائی نوازوں کو اکرام اللہ خان کا وجود شوگر ملز میں برداشت نہیں تھا۔ اکرام اللہ خان کو نکالنے کے بعد علاقہ کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اگر شاہ تاج شوگر ملز انتظامیہ نے اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیاں جاری رکھیں تو علاقہ کے حالات کی ذمہ داری ملز انتظامیہ پر ہوگی۔ منڈی بہاؤالدین میں قادیانی آرڈیننس دفعہ ۲۹۵ سی کی مسلسل خلاف ورزی، قرآنی آیات اور قادیانیت کی تبلیغ حکومت کے لیئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ قادیانی عورتیں مسلمان عورتوں کے ایمان خراب کر رہی ہیں اور آئے روز اجلاس کرتی ہیں۔ مرزا طاہر کے پیغامات کی کیسٹ وی سی آر پر چلائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ شاہ تاج شوگر ملز انتظامیہ مسلمانوں کو آئے روز ملازمت سے نکال رہی ہے اور قادیانیوں کو بھرتی کر رہی ہے اور قادیانیت کی کھلم کھلا تبلیغ کر رہی ہے۔ مشترکہ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ منڈی بہاؤالدین اور شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانیوں کی طرف سے پبلک مقامات، نجی عمارتوں، اپنے مکانوں اور مکانوں عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھ کر انہوں نے اسلامی شعائر کی توہین کی ہے، فوری طور پر اس کا سدباب کیا جائے اور حکومت امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کرائے۔

مولانا محمد رمضان کا جدہ میں انتقال

تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی رہنما مدرسہ ضیاء العلوم کے سابق مہتمم مولانا محمد رمضان صاحب ۵ دسمبر ۸۸ء کو جدہ میں کار کے حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنت المعلیٰ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مولانا تنظیم اہل سنت کے مبلغ، معروف عالم اور فاضل جامعہ خیر المدارس تھے، جامع مسجد عمر بن الخطاب جدہ میں چند برس سے خطیب و مدرس تھے۔

بلوچستان ہائی کورٹ نے قادیانیوں کی نگرانی کی درخواست مسترد کردی

سزائیں برقرار، پہلا جرم ہونے کے باعث عدالت نے سزاؤں میں تین تین ماہ کی تخفیف کردی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان ہائی کورٹ نے ۵ قادیانیوں کی نگرانی کی درخواست کو مسترد کردیا اور ماتحت عدالت کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کو بحال رکھا تاہم ان قادیانیوں کا پہلا جرم ہونے کے باعث ان کی سزاؤں میں تین تین ماہ کی تخفیف کردی گئی۔ تفصیلات کے مطابق سٹی پولیس نے پانچ قادیانیوں عبدالرحمن، محمد حیات، ظہیر الدین، عبدالماجد اور رفیع احمد کے خلاف شعائر اسلام کلمہ طیبہ کی توہین کرنے پر مقدمہ درج کرکے چالان عدالت میں پیش کیا سٹی مجسٹریٹ رحیم شاہ عبداللہ زئی نے ایک سال تک مقدمہ کی سماعت کی اور ملزموں کو قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔ اس فیصلے کے خلاف قادیانیوں نے ایڈیشنل سیشن جج جمیل احمد تیرزائی کی عدالت میں اپیل دائر کی اور عدالت نے ایک سال تک اپیل کی سماعت کی ۱۴ر جون ۱۹۸۶ء کو ماتحت عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے اپیل خارج کردی جس پر قادیانیوں نے بلوچستان ہائیکورٹ میں نگرانی کی درخواست دائر کی۔ بلوچستان ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس امیر الملک مینگل نے سماعت کی۔ مسلمانوں کی طرف سے چوہدری محمد یوسف، راؤ مقیم انصاری، چوہدری محمد اصغر، محسن راہی اور دیگر وکلاء نے پیروی کی جب کہ قادیانیوں کی طرف سے مجیب الرحمن ایڈووکیٹ، مبارک احمد، احسان الحق اور خالد ملک ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔ عدالت نے بطور ایمکس کیوریائے کے ممتاز قانون دان بشارت اللہ ایڈووکیٹ اور محمد مقیم انصاری کو طلب کیا۔ انہوں نے بھی عدالت میں دلائل دیئے اور عدالت نے ۱۴ر اکتوبر کو مقدمہ کا فیصلہ محفوظ کرلیا۔ منگل کے روز عدالت عالیہ کے جج مسٹر جسٹس امیر الملک مینگل نے نگرانی کی درخواست کا فیصلہ سناتے ہوئے نگرانی کی درخواست کو مسترد کردیا اور ماتحت عدالت کا فیصلہ بحال رکھا تاہم عدالت عالیہ نے ملزموں کو پہلے جرم کی وجہ سے سزائیں تین تین ماہ کی تخفیف دینے کا اعلان کیا۔ منگل کی صبح سینکڑوں افراد عدالت عالیہ کے باہر جمع ہو چکے تھے اور کثیر تعداد میں فیصلہ سننے کے لئے مسلمانوں کی آمد جاری تھی۔ عدالت نے عوام کو احاطہ عدالت میں امن و امان کے پیش نظر داخل ہونے سے منع کردیا تھا اور بھاری تعداد میں پولیس تعینات کردی گئی تھی۔

فیصلے کے وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وکلاء کے علاوہ چند رہنماؤں کو فیصلہ سننے کے لئے کمرۂ عدالت میں جانے کی اجازت دی گئی جن میں مولانا انوار الحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد، مولانا عبداللہ جان، مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی، حاجی سید شاہ محمد، حاجی سید سیف اللہ، ملک ارباب سکندر، احمد کاسی، حاجی عبدالمنان اور نصر اللہ خان کاکڑ شامل تھے۔ بلوچستان ہائیکورٹ کے جج جناب امیر الملک مینگل نے اس کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے کلمہ طیبہ لگا کر جرم کا ارتکاب کیا ہے جو قانون کی خلاف ورزی ہے لہٰذا قادیانیوں کی سزا کو بحال رکھا جاتا ہے۔ فیصلہ سنتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور مسلمانوں کے نمائندوں نے عدالت سے باہر آکر جب عوام کو اس فیصلے سے آگاہ کیا تو عوام نے پرزور نعروں سے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا

(روزنامہ جنگ کوئٹہ ۔ ۲۳ر دسمبر ۸۸ء)

◆◆◆◆◆

بقیہ: صدیق اکبرؓ کی شانِ فرمانبرداری

ہوں۔ اور جب کافر والدین کے ساتھ بھی حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اچھا برتاؤ اور بھلائی کرنے کا حکم ہے تو مسلمان والدین کے ساتھ بھلائی اور احسان کی تاکید بطریق اولیٰ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میری ماں نے یہ عہد کرلیا کہ میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی، جب تک کہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین سے نہ پھرے گا۔ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ زبردستی اس کے منہ میں ڈالا جاتا تھا۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (در منثور) عبرت کا مقام ہے کہ ایسی سخت حالت میں بھی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے آدمی کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا ہے۔ البتہ اگر وہ مشرک بنانے کی کوشش کریں تو اس میں اطاعت نہیں ہے۔ حضرت حسنؓ سے کسی نے پوچھا کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی کیا مقدار ہے انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ تیری ملک میں ہے، ان پر خرچ کرے اور جو وہ حکم کریں، اس کی اطاعت کریں بجز اس کے کہ وہ کسی گناہ کا حکم کریں کہ اس میں اطاعت نہیں ہے۔

یہ تھی اسلام کی تعلیم مسلمانوں کا عمل کہ مشرک والدین اگر اولاد کو مشرک بنانے کی کوشش بھی کریں تب بھی اُن کے ساتھ بھلائی کا حکم ہے۔ البتہ شرک کرنے میں ان کی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں اس لئے کہ یہ خالق کا حق ہے۔ والدین کا حق خواہ کتنا ہی کیوں نہ ہو جائے مالک کے حق کے مقابلے میں کسی کا حق نہیں ہے۔ لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق۔ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔ لیکن ان کے اس حکم اور اولاد کو مشرک بنانے کی کوشش پر بھی ان کے ساتھ احسان کا بھلائی کا حکم ہے۔ ایک اور حدیث میں سورۂ لقمان والی آیت کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ حضرت سعدؓ کے واقعہ میں نازل ہوئی۔ اس حدیث میں ہے حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جب میں مسلمان ہو گیا تو میری والدہ نے کہا سعد! یہ کیا کیا! یا تو اس دین کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا چھوڑ دوں گی، یہاں تک کہ مر جاؤں گی، ہمیشہ تیرے لئے طعن کی چیز رہے گی، لوگ تجھے اپنی ماں کا قاتل کہیں گے۔ میں نے اس سے کہا کہ ایسا نہ کر، میں اپنا دین تو چھوڑ نہیں سکتا، اس نے ایک دن بالکل نہ کھایا نہ پیا۔ دوسرا دن بھی اسی حال میں گذر گیا تو میں نے اس سے کہا کہ اگر تمہاری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے سب ختم ہو جائیں تب بھی دین تو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب اس نے یہ پختگی دیکھی تو کھانا پینا چھوڑ دیا (در منثور)

اس آیت شریفہ میں والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم ہے۔ فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ شانہٗ والدین کے حق کا حکم نہ بھی فرماتے تب بھی عقل سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان کا حق بہت ضروری ہے اہم ہے۔ چہ جائیکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنی سب کتابوں تورات، انجیل، زبور، قرآن شریف میں ان کے حق کا حکم فرمایا۔ تمام انبیاء کرام کو ان کے حق کے بارے میں وحی بھیجی اور

تاکید فرمائی، اپنی رضا کو والدین کی رضا کے ساتھ وابستہ کیا اور ان کی ناراضی پر اپنی ناراضی مرتب فرمائی (تنبیہ الغافلین)

یہ تین آیات حسن سلوک کے متعلق تھیں۔ اس کے بعد صرف تین آیات بدسلوکی کے تنبیہ کے متعلق بھی ذکر کرتا ہوں۔

بقیہ: بزم

مقبولیت کا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھتا ہوں، آپ یقین کریں یا نہ کریں ایک دن میں رسالہ لینے کے لیے گھر سے نکلا سٹیشن پہنچا، وہاں پر پیپر والوں نے بتایا کہ رسالہ ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد صدر گیا اور پورا صدر چھان مارا لیکن رسالہ نہیں ملا۔ ایک اسٹال والے نے بتایا کہ اس دفعہ تو میں نے اپنی ضرورت سے زیادہ رسالے لیے تھے لیکن پتہ ہی نہیں چلا اور رسالے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس بات سے دل بہت خوش ہوا کہ اتنے تھوڑے وقت میں رسالہ ختم نبوت کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہو گئی۔

بقیہ: مرزا اور نجومی

انہتر[66] برس ہے۔" بالکل اسی طرح ہوا۔

(۵) جولائی ۱۹۰۲ء میں کنگ ایڈورڈ سخت بیمار ہوئے اور زندگی خطرے میں تھی۔ ملکہ الیگزینڈرا نے چیرو کو بلوا کر دریافت کیا تو اس نے کہا کہ بادشاہ صحت یاب ہوں گے اور ان کی تاجپوشی ۹ اگست کو ہوگی" بالکل اسی طرح ہوا۔

(۶) کنگ ریڈ اعظم جب پرنس آف ویلز تھے تو انہوں نے چیرو کو اپنے کتب خانہ میں بلوایا، اور ایک شخص جس کا نام اور پتہ پوشیدہ رکھا گیا، صرف تاریخ پیدائش چیرو کو دے کر اس کا مستقبل دریافت کیا گیا۔ چیرو نے جواب میں یہ الفاظ لکھ دیئے ــــ "خواہ یہ کوئی شخص ہو عمر بھر جنگ اور خونریزی کی دہشت میں مبتلا رہے گا اور آخرکار ۱۹۱۸ء میں موت کا شکار ہوگا"۔ یہ شخص زار روس تھا۔ جس نے خود چیرو کو سینٹ پیٹرزبرگ بلوایا اور اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا مذکورہ پرچہ دکھلایا۔ چیرو نے کہا کہ جو پیشگوئی اس نے کی ہے صحیح ثابت ہوگی۔ زار نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں خوش ہوں کہ تم اپنے فیصلے پر اسی طرح قائم رہتے ہو۔ چیرو نے جو کچھ کہا تھا صحیح ثابت ہوا۔ ۱۹۱۸ء کے انقلاب روس نے زار اور اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

(۷) سینٹ پیٹرزبرگ ہی میں چیرو نے مشہور راہب راسپوٹین کے متعلق پیشگوئی کی کہ شاہی محلوں میں اس کا قتل ہوگا اور اس سلسلہ میں زہر، خنجر اور گولی تینوں چیزیں استعمال کی جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ واقعہ دنیا کے لیے ایک فسانہ بن گیا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

بقیہ: قادیانی و صوبہ بلوچستان

میں اسلامی تحریکوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کا تذکرہ کرتے ہوئے روس کو اس جانب متوجہ کیا تھا کہ اسلامی تحریکوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو کچلنے کے لئے متفقہ لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہئیے، چنانچہ جس طرح امریکہ بااثر امریکی یہودیوں کے دباؤ کی وجہ سے قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے اور امداد بھی دینا چاہتا ہے تو پاکستان میں قادیانیوں کو کھلم کھلا اسلامی تعلیمات کی دھجیاں اڑانے کی آزادی دلوا کر اسی طرح وہ امریکی یہودیوں کے دباؤ کی وجہ سے صوبہ بلوچستان میں ایک قادیانی اسٹیٹ بنانے کا وہی تجربہ پھر کر سکتا ہے جو اسرائیل بنا کر پہلے بھی ایک مرتبہ کر چکا ہے۔ صدر ریگن اور کمیونسٹ لیڈر پریزیڈنٹ کی خط و کتابت کے پس منظر میں صوبہ بلوچستان میں ایک قادیانی ریاست بنانے کے سلسلے میں امریکہ اور روس کے خیالات میں کلی ہم آہنگی کا پیدا ہو جانا یقیناً بعید از قیاس نہیں۔

بقیہ: آپ کے مسائل

شرک (غیر اسلامی فعل) کرو جس کے لئے تمہارے پاس کوئی علم و دلیل نہ ہو تو ہرگز ان کا کہنا نہ مانو اور (لیکن) نیک سلوک کرتے رہو دنیا کی زندگی میں البتہ پیروی صرف اس کے راستے کی کرو جو میری طرف (اللہ) رجوع ہو۔ پھر میرے ہی پاس تم سب کو پلٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تم سب کو بتادوں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔"

ج:۔ جواب تو آپ نے خود ہی دے دیا ہے۔

بقیہ، حضرت صالح علیہ السلام

کرتا ہے اور دوسرے روز سب کے چہرے سرخ تھے گویا خون ورنگ کا یہ دوسرا روز تھا اور تیسرے روز ان سب کے چہرے سیاہ تھے اور تاریکی چھائی ہوئی تھی، یہ خوف و دہشت کا وہ تیسرا مقام ہے جس کے بعد موت ہی کا درجہ باقی رہ جاتا ہے۔ بہرحال ان تین دنوں کے بعد وقت مقررہ آ ہی گیا اور رات کے وقت ایک ہیبتناک آواز نے ہر اس شخص کو اسی حالت میں ہلاک کر دیا جس میں وہ تھا۔

یہ ایک تاریخی سوال ہے کہ جب قوم ثمود ہلاک ہو گئی تو حضرت صالح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے مسلمانوں نے کہاں سکونت اختیار کی؟۔ اس سوال کا حتمی طور پر جواب تو قریب قریب ناممکن ہے البتہ غالب گمان یہ ہے کہ وہ قوم کی ہلاکت کے بعد علاقہ فلسطین میں آکر آباد ہو گئے اس لیے کہ حجر کے قریب بھی ایک مقام ایسا تھا جو سرسبز و شاداب تھا اور مویشیوں کے پانی اور چارے کے لیے بہتر تھا۔ اور فلسطین کے علاقہ میں یہ جگہ قرآنی دور ہوگی یا کوئی دوسرا مقام وہ حضر موت میں آکر آباد ہو گئے اس لیے ان کا وطن یہی تھا یا اس لیے کہ یہ احقاف ہی کا ایک حصہ ہے یہاں ایک قبر ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قبر ہے۔ وہ ثمود کی ہلاکت کے بعد ان ہی بستیوں میں آباد رہے۔ وہ قوم کی ہلاکت کے بعد مکہ معظمہ تشریف لائے اور وہیں مقیم ہو گئے اور وہیں انتقال فرمایا، ان کی قبر مبارک کعبہ سے غربی جانب حرم ہی میں ہے اور علامہ آلوسیؒ اسی کو راجح سمجھتے ہیں۔

بقیہ: سود

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا، وہاں سود کی ہر سطح پر ممانعت ہونی چاہئیے، بنک کی جگہ قومی بیت المال ہو۔ سود کے بجائے زکوٰۃ کا نظام منظم طریقے سے قائم ہو اور خود غرضی کے بجائے ہمدردی پر مبنی ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سود لینے والے اور دینے والے اور اس کی دستاویز کے کاتب اور اس پر گواہی دینے والے سب پر اللہ کی لعنت"

ربوٰا یہ ہے کہ ایک شخص اپنا راس المال ایک دوسرے شخص کو قرض دیتا ہے اور شرط طے پاتی ہے کہ اتنی مدت میں اس قدر رقم تجھ سے راس المال پر مزید لوں گا۔ راس المال کے مقابلہ میں تو راس المال ہے، مگر مدت کے باعث وہ زیادہ رقم وصول کرتا ہے یعنی سود کی یہ تعریف ٹھیری کہ قرض میں دیئے گئے راس المال پر جو زائد رقم مدت کے مقابلہ میں شرط اور یقین کے ساتھ لی جائے وہ "سود" ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ (رجسٹرڈ)

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری ادارہ ۱۳۸۷ھ سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے

اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ تجوید فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے۔ محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی نگرانی میں بیرونی و مقامی طلباء کی کثیر تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے۔ اس مدرسہ کا سالانہ خرچ اسی ہزار روپیہ گندم کے علاوہ ہے اور اب مدرسہ ہذا میں ایک عالی شان جامع مسجد زیر تعمیر ہے جس کی لاگت کا اندازہ دو لاکھ روپے ہے اہل خیر حضرات کیلئے ذخیرہ آخرت کے لئے سنہری موقع ہے مسجد کے لئے آٹھ عدد گارڈر ۳ × ۸ کے اٹھارہ فٹ لمبے اور ۲ عدد گارڈر ۱۲ فٹ لمبے اور ٹی آر ۲۱ فٹ لمبی پچاس عدد ۸ انچ ۲۰ فٹ لمبی ۲۵ عدد فوری طور پر درکار ہیں۔

(تصدیق) محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے فرمایا تھا دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ایک دینی درسگاہ ہے اس لئے ہر قسم کی اعانت و امداد کا مستحق ہے

رابطہ کیلئے: محمد مسعود، مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

ھوالشافی

افتخار الاطباء

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوت

قاری الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۹۷۵

سابقہ نام :- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۳۵ء

اوقات مطب

موسم گرما: ۶ تا ۲ جمعۃ المبارک
۵ تا ۹ ۹ تا ۱۲
موسم سرما: ۹ تا ۱ ۵ تا ۹
۴ تا ۹

● غرباء کے لئے علاج مفت۔ ● طلبا و طالبات کو خاص رعایت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں۔ ● عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہیگی ● عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر [illegible] دستیاب ہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۵۶-۱/ا سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

نعت شریف

سرکارؐ اب نگاہ کرم چاہتا ہوں میں
دنیا و دیں میں اپنا بھرم چاہتا ہوں میں

جو آپؐ سے ہوا اور جو ہو آپؐ کے لئے
ایسا وُجود ایسا عَدَم چاہتا ہوں میں

اشکوں کو میرے آپؐ کا دامن نصیب ہو
یہ افتخار دیدۂ نم چاہتا ہوں میں

جس وقت ہوک اُٹھے میں مدینے پہنچ سکوں
دولت نہ اِس سے بیش نہ کم چاہتا ہوں میں

سرکار کیفیات کا عالم عجیب ہے
کچھ اور ماورائے ارم چاہتا ہوں میں

یاربّ بحق ساقیِ تسنیم سلسبیل
ہر لمحہ اک سُرورِ اُتم چاہتا ہوں میں

محشر نجات کے لئے سرکار کی قسم
ربّ سے خطابِ نعت رقم چاہتا ہوں میں

٥